12

فارسی

2016-17

خواہی که ترا دولتِ ابرار رسد

مپسند که ازتوبه کس آزار رسد

ازمرگ مَیندیش و غم رِزق مخور!

کاین ہر دوبه وقتِ خویش نا چار رسد

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بُک بورڈ، لاہور

فارسی

برایِ کلاسِ دَوازدهم

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

به نامِ خُدایِ بخشندهٔ مهربان

تیار کردہ: پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور
منظور کردہ: وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان، اسلام آباد

فہرس

مصنفین: خانم ڈکٹر خالدہ آفتاب

نوازش علی شیخ (مرحوم)

محمد خان کلیم (مرحوم)

دکتر غلام معین الدین نظامی

مدیر: پروفسور ڈکتر آفتاب اصغر

ایڈیٹر: ریاض حسین خانم شگفتہ صابر

ناشر: اُردو ڈائجسٹ لاہور۔ مطبع: محبوب پریس لاہور۔

تاریخ اشاعت	ایڈیشن	طباعت	تعداد اشاعت	قیمت
اکتوبر 2016ء	اول	ہفتم	5,000	41.00

حمد

ثنا و حَمدِ بی پایان خدارا   کہ صُنعَش دَر وُجود آوَرد مارا

اِلٰہا ' قادِرا ' پرَورد گارا   کرَیما ' مُنعما ' آمُرزِ گارا

خُداوندا ! تو ایمان وشہادت   عطا کردی بہ فَضلِ خویش مارا

اَزاحسانِ خُداوندی عَجَب نیست   اگر خط دَر کِشی جُرم وخطارا

بہ حِقّ پارسایان کزدرِخویش   نَیندازی مَنِ ناپارسارا

خُدایا گر تُو سعدی رابِرانی   شیفع آرَد رَوانِ مُصطفٰیؐ را

مُحمّدؐ ' سَیِد ساداتِ عالَم   چراغ وچشمِ جُملہ انبیاء را

[شیخ سعدی شیرازیؒ]

فرہنگ

ثَنا :	تعریف۔
بی پایان :	بے انتہا' بے حد۔
خُدارا :	خُدا کے لیے۔
صُنع :	تخلیق' فن ' کاری گری۔
صُنعَش :	[صُنع+اش] اُس کی تخلیق۔
دروُجُود آوَرد :	[دروُجُود آوَردن :پیدا کرنا] پیدا کیا۔ماضِی مطلق۔
اِلٰہا :	[الٰہ+ا] اے الٰہ 'اے معبُود۔
مُنعِما :	[منعم+ا] اے صاحبِ نِعمت 'اے نعمتیں عطا کرنے والے !
آمُرزِ گارا :	[آمُرزیدن :بخشنا] اے بخشنے والے !
بِہ فضلِ خویش :	اپنے لُطف و کرم سے ۔
عَجَب نیست :	عجیب نہیں ہے ' تعجّب کی کوئی بات نہیں ہے۔
خط در کشی :	(خط در کشیدن) :خط کھینچ دینا ' معاف کردینا' تم معاف کردو۔
بہ حِقِّ :	کے صدقے ' کے طفیل۔
نَیَندازی :	[ازدرانداختن : دروازے سے دُھتکارنا۔ نہ +اندازی] تم نہ دُھتکارنا۔
ناپارسا :	[نا +پارسا] گناہگار۔
برانی :	[راندن : ہٹانا ' دُھتکارنا] تُو دُھتکارے ۔
شَفیع :	شفاعت کرنے والا' سفارش کرنے والا۔
آرَد :	[آوَردن :لانا۔ آرَد: مضارع] وہ لائے گا
رَوان :	رُوح۔
سَیِّد :	سردار 'آقا۔
سادات :	سیِّد کی جمع۔
جُملہ :	تمام'سب۔

تمرین

۱۔ مارا کِه به وُجُود آوَرد؟

۲۔ معنی "پروَردگار" چیست ؟

۳۔ چه کار از اِحسانِ خداوندی عجب نیست؟

۴۔ چرا سعدیؒ خودش را "ناپارسا" گفته است؟

۵۔ چراغ وچشم جُملِه انبیاء کیست؟

۶۔ مندرجہ ذیل افعال کے مصادر اور ان کے معانی لکھیے : دروجود آوَرد، عطا کردی، براني -

۷۔ سبق میں آنے والے جن الفاظ میں "الفِ ندائیہ" استعمال ہُوا ہے اُنھیں الگ لکھیے اور اُن کے معانی بتائیے۔

۸۔ کِسی بھی مصدر کے مضارع میں بیک وقت فعل حال کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے اور فعل مستقبل کا بھی۔ مضارع کی نشانی یہ ہے کہ اس کا آخری حرف ہمیشہ "د" اور اس سے پہلے حرف پر ہمیشہ "زبَر" ہوتی ہے۔ دوسرے افعال کی طرح اس کی گردان بھی کی جاتی ہے۔ زیرِ نظر سبق میں استعمال ہونے والے مضارع اور اُن کی مکمل گردانیں مع ترجمہ لکھیے۔

☆☆☆☆

نعت
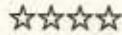
حق جلوہ گر زِ طرزِ بیانِ محمدؐ است
آری، کلامِ حق بہ زبانِ محمدؐ است

آئینہ دارِ پرتوِ مہراست ماہتاب
شانِ حق آشکار زِ شانِ محمدؐ است

تیرِ قضا، ہر آینہ در ترکِش حق است
امّا گشادِ آن زکمانِ محمدؐ است

دانی، اگر بہ معنیِ "لَولاک" وارسی
خود ہرچہ از حق است، از آنِ محمدؐ است

ہرکس قسم بدانچہ عزیز است، می خورَد
سوگندِ کردگار بہ جانِ محمدؐ است

واعظا! حدیث سایۂ طوبیٰ فرو گزار
کاینجا سخن زِ سروِ روانِ محمدؐ است

غالبؔ! ثنایِ خواجہؐ، بہ یزدان گزاشیتم
کان ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

[میرزا غالبؔ دہلوی]

فرہنگ

آری	ہاں ' جی ہاں-
آئینہ دار	مظہر-
پرتو	عکس -
بِہر	سُورج-
آشکار	واضح' عیاں 'ظاہر-
ہرآینہ	یقینا' بہرحال-
لَوْلَاک	**لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَ فْلَاکَ** کی طرف اشارہ ہے- یعنی اے نبیؐ! اگر آپؐ نہ ہوتے تو مَیں آسمانوں کی تخلیق نہ کرتا!
وارسی	[مصدر:وارسیدن : پہنچنا' پالینا' سمجھ لینا] تُوسمجھ لے -
بدانچہ	[بہ+آن+چہ] اُس چیز کی کہ جو-
سوگند	قسم-
کردگار	اللہ تعالیٰ -
طُوبیٰ	جنّت کے ایک درخت کانام -
فروگذار	[مصدر:فروگذاشتن:چھوڑدینا]فعلِ امر- جانے دے ' چھوڑدے -
یزدان	اللہ تعالیٰ -
مرتبہ دان	[مرتبہ +دانستن مصدر کافعِل امر] مرتبہ جاننےوالا (اسم فاعل)

تمرین

۱۔ سرایندۂ این نعت کیست ؟

۲۔ لَولاک چہ معنی دارد؟

۳۔ سوگندِ کردگار بہ جان کیست ؟

۴۔ این مصرع راکامل کنید: حق جلوہ گر.........است۔

۵۔ " دانی " اور "وارسی "فعل کی کون سی قسم ہیں؟

۶۔ مندرجہ ذیل مرکّبات میں سے مرکّبِ توصیفی اور مرکّبِ اضافی الگ کیجیے۔
کلامِ حق، سایۂ طوبیٰ، سرورِوان، ذاتِ پاک، تیرِ قضا۔

۷۔ " می خوُرد" کون سافعل ہے ؟ پوری گردان اور ترجمہ لکھیے -

عَینُ القُضات ہمَدانیؒ

آپ کانام عبد اللہ بن محمّد اور لقب عَینُ القُضات تھا۔ ۴۹۲ھ بمطابق ۱۷۰۱ء میں ہمدان میں پیدا ہُوئے ۔ مُروّجہ علوم وفنون میں مہارت حاصل کی۔ اکیّس برس کی عمُر میں شیخ احمد غزالیؒ سے ملاقات ہُوئی جسے ان کی زندگی کااہم موڑ قراردیا جاسکتا ہے ۔ تصوّف وعرفان کی طرف اُن کاطبعی رُجحان اِس مُلاقات کے بعد بہت بڑھ گیا۔شیخ احمد غزالیؒ سے اُن کی کئی ملاقاتیں ہُوئیں ۔دونوں میں خط وکتابت کاسلسلہ بھی جاری رہا۔انھوں نے کئی اور مشائخ سے بھی فیض پایا۔

فارسی اور عربی تصانیف میں سے "تمہیدات" اور"مکتوبات "بہت مشہورہیں ۔ ۵۲۵ھ بمطابق ۱۱۰۳ء میں وفات پائی۔

شاعری کے ساتھ ساتھ وہ بہت عمدہ نثر بھی لکھتے تھے۔اُن کی طبیعت میں بہت جوش وخروش اوردرد وسوز تھا جواُن کی تحریروں میں بھی جھلکتا ہے ۔ اُن کی تحریریں تکلّف اور تصنع سے پاک ہوتی ہیں۔ انہوں نے تصوّف وعرفان کے مشکل موضوعات بھی بڑی سادگی اور دلآویزی سے بیان کیے ہیں۔ اُن کا اندازِ استدلال منطقیانہ ہوتاہے ۔ عشق ومحبت کی چاشنی اُن کے لفظ لفظ میں محسوس کی جاسکتی ہے ۔

برگزیدهٔ نامه ها

۱۔اَرکانِ اِسلام:

بِدانکہ چرا نمازوروزہ وزکوٰۃ وحج واجب آمد برایِ حُصُولِ سعادتِ اَبَدی ۔ اَی عزیز! سعادت ازمَحبّت خُدا خیزد کہ غالب گردد بر ہمۂ مَحَبّتہا ، وعلامتِ غلبۂ محبّتِ خُدا آن بُوَد کہ محبوباتِ دیگر رادر اُو تواند باخت ۔

زن وفرزندومال وجاہ وحیات ووطن ہَمِہ محبوبات است۔ حج مَحَکی است تاخوددرزیارتِ خانۂ خُداتو آند کہ فراقِ این محبوبات اختیار کُنَد، یاحُبِّ اینہا غالب است ونمی گذارَد کہ حج کند۔ روزہ محك است تا خود بہ ترکِ اینہا بتواند گفت در رضایِ خدایا این غالب است و نمی گذارد کہ در رضایِ خُدا کُوشد۔ مال از محبوبات است، زکوٰۃ دادن مَحَکی است، اَمّا نماز بالایِ این ہَمِہ اَرکان است۔ ازعلاماتِ مَحبّت، کثرتِ ذکرِمحبوب است، ونمازذکرِ محبوبِ است، وہر کہ نمازدُوست ندارَد، نشانِ آن است کہ خُدامحبوبِ اونیست۔

۲۔ایمان:

برادرِ عزیز! بدایتِ ایمان، تصدیقِ دِل است، چنانکہ شك رادرآن مجال نَبُوَد۔ چون این مایہ از تصدیق دردُرُون حاصل بُوَد، آدمی رابرآن دارد کہ حَرَکات وسَکنَاتِ خودبہ حُکمِ شرع کُنَد ۔ چون چنین بوُد، او را خود راہ نمایند ازجنابِ ازل۔ ازطاعت، ہدایت خیزد۔ چون ہدایت پدیدآید، آن تصدیقِ دل، یقین گردد۔ چون میوہ کہ ازخامی بہ پُختگی رِسَد۔

[نامہ ہای عین القضات ہمدانیؔ]

فرہنگ

مجبوبات: محبوبہ کی جمع 'پسندیدہ چیزیں۔

تواندباخت:[توانستن+باختن] ھارسکے ' کھوسکے۔ مَحَك: کسوٹی۔

نمی گذارد: [گذاشتن: چھوڑنا' فعلِ حال منفی]نہیں چھوڑتی ہیں(ایسا) نہیں کرنے دیتی ھیں۔

بِدایت:ابتدا' آغاز۔

تمرین

۱۔ برایِ چه نمازوروزہ وزکوٰۃ وحج واجب آمد؟

۲۔ سعادت از چه می خیزد؟

۳۔ علامتِ غلبۂ محبت خُدا چه بُوَد؟

۴۔ ذکرِ محبوب چیست؟

۵۔ چون هدایت پدیدآید ؟ چه می شود؟

۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ کوجملوں میں استعمال کیجیے:

نمی گذارد۔ دُوست ندارد۔ چُون۔ هر که۔ میوه۔

۷۔ مندرجہ ذیل مصادرسے فعل مستقبل کی گردان ترجمے سمیت لکھیں: باختن۔ رسیدن۔ گشتن۔

۸۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع لکھیے:

رُوزہ ۔ سعادت ۔ فرزند۔ دِل ۔میوہ۔

☆☆☆☆

شیخ ابو سعیدِ ابوالخیرؒ

فارسی کے عظیم المرتبت صُوفی شاعر اور شیخِ طریقت شیخ ابو سعیدابنِ شیخ ابوالخیر۳۵۷ھ بمطابق ۹۶۷ءمیں میہنہ نامی ایک گاؤں میں پیداہُوئے۔ یہ شہر وسطی ایشائی جمہُوریہ ترکمانستان کے دارالحکومت عشق آباد سے آٹھ کلومیٹر دُور ہے۔ ۴۴۰ھ بمطابق ۱۰۴۹ء میں یہیں آپ کا انتقال ہُوااور مزار مبارک بھی یہیں ہے۔

آپ دینی عُلُوم کے حصول سے فارغ ہو کر عبادت و ریاضت میں مشغول رہنے لگے تھے۔مختلف علاقوں میں جاجاکر مشائخ سے ملتے اور استفادہ کرتے تھے۔وہ پہلے ایرانی شیخ طریقت ھیں جنھوں نے اپنے عارفانہ افکار کے بیان کے لیے شاعری کاوسیلہ اختیار کیا۔ سنائی اور رُومی جیسے نامورشعراء نے اُنھی کے خرمن کی خوشہ چینی کی۔

فارسی رُباعی گوئی میں آپ کامقام بہت بلند ہے۔ آپ کی رُباعیوں کااہم موضوع توحید' مُناجات' پندو موعظت' اخلاق وحکمت اور عشق ومحبّت ہیں۔ یہ رُباعیاں اتنی سادہ اور دِلکش زبان میں کہی ہیں کہ بالکل آج کل کی فارسی میں کہی گئی معلوم ہوتی ہیں۔

رُباعی:رُباعی کالفظ عَرَبی لفظ"رُبع"سے نکلاہے ۔اِس کالفظی مطلب ہے چار۔ چونکہ یہ صنفِ سخن چار چار مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے' اِس لیے اِسے "رُباعی" کہا جاتاہے ۔ اِس کاپہلا' دوسرا اور چوتھا مصرع آپس میں ہم قافیہ وہم ردیف ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تیسرے مصرعے میں بھی وہی قافیہ وردیف استعمال کرلیے جاتے ہیں۔ یہ ایک قدیم صنفِ سخن ہے اور فلسفیانہ وحکیمانہ موضوعات کے اظہار کے لیے پسند کی جاتی ہے۔ فارسی رباعی کے کچھ مخصوص اوزان ھیں کسی اور وزن میں کہے گئے چار مضرعے رُباعی نہیں کہلائیں گے ۔رُباعی کے موضوعات کادائرہ اب خاصا وسیع ہوگیا ہے اور اِس میں عاشقانہ' رندانہ اور صوفیانہ مباحث کے علاوہ سماجی ' معاشرتی اور سیاسی موضوعات بھی داخل ہوچکے ہیں۔

فارسی رُباعی نگاروں میں حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر کے علاوہ بابا طاہر عریاں اور حکیم عمر خیّام بہت مقبول ومعروف ہیں۔

☆☆☆

رُباعیّاتِ ابو سعید ابو الخیرؒ

(۱)

راهِ توبه هر رَوش که پَویند، خوش است

وصلِ توبه هر جهت که جویند، خوش است

رویِ توبه هر دیده که بینند نکوُ است

نامِ توبه هر زبان که گَویند خوش است

(۲)

خواهی که ترا دولتِ ابرار رسد

مپسند که از توبه کس آزار رسد

از مرگ مَیندیش وغم رِزق مخور!

کاین هر دو به وقتِ خویش نا چار رسد

(۳)

یارب! به کَرَم بر منِ درویش نِگر

در من مَنِگر، در کرم خویش نِگر

هرچند نَیَم لایقِ بخشَایشِ تو

برحالِ منِ خستهٔ دل رِیش نِگر

فرہنگ

پُویند : [مصدر: پُوییدن:دوڑنا]فعلِ مضارع ' وہ دوڑیں۔

دیدِہ : آنکھ۔

مَپَسند : پسندنہ کر۔ [پسندیدن مصدرسے فعل نہی]

آزار : تکلیف۔

مَیَندیش : اندیشہ نہ کر-[آندیشیدن مصدرسے فعل نہی]

مخور : نہ کھا۔ [خوردن مصدرسے فعلِ نہی]

نِگر : دیکھ [نگریستن مصدرسے فعلِ امر]

نَیم : [نہ+اَم] مَیں نہیں ہوں۔

خَستِہ : تھکا ھارا، ٹوٹا پُھوٹا۔

دلِ ریش : [دِل +ریش] زخمی دل۔

تمرین

۱۔ درباعیِ اوّل شاعر چہ کسی راخطاب کردہ است؟

۲۔ اگر خواہی کہ دولتِ ابرار بہ تو رسد باید چکار کنی؟

۳۔ شاعر دربارۂ مرگ ورزق چہ گفتہ است؟

۴۔ شاعر چراگفتہ است کہ لایقِ بخشش تونیستم؟

۵۔ آیا بہ کسی آزار رساندن خوب است؟

۶۔ دوسری اور تیسری رُباعی میں آنے والے افعالِ نہی سے افعالِ امربنایئے۔

۷۔ سبق میں سے مرکّبِ اضافی اور مرکّبِ توصیفی الگ الگ لکھیے۔

۸۔ قافیے اور ردیفیں پہچانیے۔

☆☆☆

دَمی باشیخ ابو سعید ابوالخیرؒ

(۱) درآن وقت کہ شیخِ ماابوسعید بہ نیشا پوربوُد ٬ یك سال مردمان سخنِ مُنجّمان وحُکمی کہ ایشان کردہ بوُدند ٬ بسیارسی گفتند ٬ وعوام و خواصِّ خلق بہ یك بار درزبان گرفتہِ بُودند کہ امسال چنین وچنین خواہد بوُد۔ یك روز ٬ شیخ ما مجلس می گفت۔ وخَلق بسیار آمدہ بُود۔ بُزُرگانِ وائمۂ نیشا پورجُملہِ در آنجابودند۔ بہ آخِر مجلس ٬شیخِ ماگفت: " ماامروز شمارااز احکامِ نُجوُم سُخن خواہیم گفت۔ "ہمۂ مردم گوش وہوش بہ شیخ دادند تاچہ خواہد گفت۔شیخ گفت:

"ای مردمان! اِمسال ہمہ آن خواہد بُود کہ خُدای خواہد۔ ہمچنانکہ پارہمہ آن بُود کہ خُدای تعالیٰ خواست۔" ودست بہ رُوی فرود آورد مجلس ختم کرد۔

(۲) خواجہ عَبدُالکریم خادمِ خاصِ شیخِ ما ابو سعید بودہ گفت :

"رُوزی ٬ درویشی مَرا بنشاندہِ بُودتا ازحکایتہای شیخِ ما، اُورا چیزی می نوشتم۔ کسی بیامد کہ:"شیخ تُرا می خواند۔"برفتم۔ چون پیشِ شیخ رسیدم، شیخ پُرسید کہ "چہ کارمی کردی؟""گفتم:"درویشی حکایتی چند خواست از آنِ شیخ، می نوشتم۔" شیخ گفت:" یا عبدالکریم! حکایت نویس مَباش، چنان باش کہ از تو حکایت کُنند!""

(۳) آوردہ اند کہ روزی شیخ ما، درنیشا پور بہ محلّہ ای فرومی شد۔ وجمع متصوفہ، بیش از صد وپنجاہ کس با اوبہ ہم۔ ناگاہ زنی، پارہ ای خاکستر ازبام بینداخت، نادانستہ کہ کسی می گزرد۔ازان خاکستر بعضی بہ جامۂ شیخ رسید۔ شیخ فارغ بود وہیچ متأثر نگشت۔ جمع دراضطراب آمدند و گفتند۔"این اِسرای باز کنیم۔" وخواستند کہ حرکتی کُنند۔ شیخِ ماگفت:"آرام گیرید کسی کو مستوجبِ آتش بود،بہ خاکستر با اوقناعت کُنند، بسیار شکر واجب آید۔"

(محمّد بن منور میہنی:اَسرار التوحید)

فرہنگ

مُنَجِّمَ	: نجومی ۔
به یك بار	: (به یک بار گی) لفظی مطلب ہے ایک ہی بار۔ مُراد ہے سب کے سب نے [یکبار گی]
سبب	
درزبان گرفته بُودند:	(یه بات) اُن کی زبان پرتھی ۔
همچنانکه	: (ہم +چنان + که) جس طرح که ، جیسا که ۔
پار :	پچھلے سال۔
دست به رُوی فرودآوَرد:	ہاتھ چہرے پہ پھیرے ۔
بنشانده بُود	: (نشاندن :بٹھانا) بٹھار کھاتھا۔
اُورا :	اُس کو۔
فُرُومی شد	: (فروشدن: گزرنا) گزررہے تھے ۔
جمع :	گروہ۔
مُتَصَوِّفِه	: صوفیه، درویش
پاره ای	: کچُھ حِصّه ، کچھ، تھوڑی سی۔
فارغ :	مُطمئن ، پُرسُکون۔
متاثّرنگشت	: اثرنه لیا۔
این سرای باز گنیم:	ہم اِس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے ۔ (مصدر: کندن)
مستوجب	: مستحق۔

تمرین

۱۔ شیخ ابو سعید به مردمان چه گفت ؟

۲۔ خادمِ خاصِ شیخ ابو سعید درجوابِ سؤالِ شیخ چه گفت؟

۳۔ شیخ به خواجه عبد الکریم چه گفت؟

۴۔ آیازنی دانسته خاکستر به جامهٔ شیخ انداخت یانادانسته ؟

۵۔ مندرجہ ذیل افعال کے صیغے اور ترجمہ لکھیے :

می گفتند۔ خواهیم گفت ۔ خواست۔ می نوشتم ۔ می گذرد۔

۶۔ نادانسته (نا+دانسته) جیسے پانچ الفاظ اور ان کے معانی لکھیے:

۷۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے:

حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیرؒ ایران کے عظیم صُوفی اور نامور شاعر تھے ۔ وہ بڑے صاحبِ دل آدمی تھے ۔ لوگ دُور دُور سے اُن کی زیارت کے لیے آتے تھے ۔ اُن کی خوبصورت باتیں لوگوں کو بہت متاثر کرتی تھیں۔ اُن کی فارسی رُباعیاں آج بھی بہت مقبول ہیں۔

رُودَکی سمرقندی

فارسی کا عظیم شاعِر رود کی سمرقندی ، چوتھی صدی ہجری میں سمر قند کے نواحی قصبے "رودک" میں پیدا ہُوا۔ اِسی نسبت سے اُسے رود کی سمر قندی کہا جاتاہے ۔وہ ایک عالم وفاضل شخص اور ماہر موسیقار تھا ۔ سامانی بادشا ہوں کے دربار سے وابستہّ ر ہا۔ وہ بینائی سے محروم تھا لیکن اس کے باوجود اس نے بڑی بھر پور عملی زند گی گزاری ۔ اس کا انتقال ۳۲۹ھ/ ۹۴۰ء میں ہُوا۔

رُود کی ، فارسی کاوہ پہلا خوش نصیب شاعرہے جِس کا دیوان محفوظ رہ گیا ہے ۔ وہ قصیدہ ، مثنوی ، غزل اور مرثیہ جیسی اصنافِ سخن میں کامل مہارت رکھتا تھا۔ اُس کا کلام آسان اور پُرتاثیر ہے ۔ اِنسانی جذبات واحساسات اور مناظرِ فطرت کے بیان میں اُسے غیر معمولی قدرت حاصِل ہے ۔ فکری اور فنّی اعتبار سے اُس کا کلام بہت اعلیٰ پائے کا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اُسے "استادِ شاعران" اور "سلطانِ شاعران" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے ۔

☆☆☆

اَی بُخارا شادباش!

بُـوی جُـوی " مُـولیـان " آیدهمی — یـادِ یـارِ مهـربـان آیـد هـمـی

ریگِ " آمـو" ودُرشتـی هـایِ اُو — زیـرِ پـایَم پـرنیـان آیـد هـمـی

آبِ "جیحُون" ازنشاطِ رُوی دوست — خِـنگِ مـارا تـامیـان آیدهـمـی

اَی بُـخـارا! شـاد بـاش و شـادزِی — مِیر سُـویَـت میهـمـان آید همی

میرمـاه اسـت و" بُـخـارا" آسمان — مـاه سُـویِ آسـمـان آیـد هـمـی

میر سـرُو اسـت و بُـخـارا بُـوسـتـان — سَـرُوْ سُـویِ بُـوسـتـان آیـد هـمـی

(رود کی سمرقندی)

فرہنگ

بُوی : خوشبو

جُوی : ندی

مُولیان: بخارا کے نزدیک ایک ندی

بخارا : ازبکستان کا ایک مشہور تاریخی شہر۔ جہاں امام بخاریؒ کا مزار ہے۔

ریگ : ریت

آمو : دریائے جیحون کا پرانا نام۔

درشتی : کھردرا پن / کھردری ۔ سختی

پرنیان: ریشم

خِنگ : سفید گھوڑا۔

زی : (زیستن: جینا، مضارع زید)جیو، فعل امر۔

تمرین

۱۔ سرایندۂ این قصیدہ کسیت؟

۲۔ جُویِ مُولیان در کجا است؟

۳۔ شاعر از کُدام شہر ستایش کردہ است؟

۴۔ بُخارا در کُدام کشور است؟

۵۔ رود کی درچہ سالی فوت کرد؟

۶۔ "استعارۃ" کی تعریف لکھیے۔ آخری دو شعروں میں آنے والے استعاروں کی وضاحت کیجیے۔

۷۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔مہربان۔ دُرشتی۔ شادمان۔ آسمان

۸۔ سبق میں استعمال ہونے والے مرکبِ توصیفی اور مرکبِ اضافی الگ کیجئے۔

ابوالفضل محمد بن حسین بیہقیؒ

ابوالفضل بیہقی ۳۸۵ھ بمطابق ۹۶۴ء میں نیشا پور کے قصبے "بیہق" میں پیدا ہوئے۔ نیشا پور سے علوم وفنون کی تحصیل کی اور پھر سلطان محمود غزنوی کے دربار سے وابستہ ہوئے۔ ایک طویل عرصہ غزنوی سلاطین کی ملازمت میں رہے۔ بعد میں ملازمت چھوڑ دی اور باقی زندگی تصنیف و تالیف میں بسر کی۔

بیہقی کی شہرۂ آفاق تصنیف "تاریخِ آلِ سبکتگین" ہے، جسے "تاریخ مسعودی" یا "تاریخ بیہقی" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کتاب، فارسی کی اہم ترین تاریخوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ ایک ضخیم کتاب تھی، مگر اس کا بہت سا حصّہ ضائع ہو گیا ہے۔ جو حصّہ باقی رہ گیا ہے وہ سلطان محمود غزنوی کے بیٹے سلطان مسعود غزنوی کے دَورِ حکومت کے دس برسوں کے احوال پر مشتمل ہے۔

تقریباً ایک ہزار سال پہلے لکھی جانے والی یہ کتاب، فارسی نثر کا ایک خوبصورت نمونہ ہے۔ اس کا اُسلوبِ تحریر مجموعی طور پر سادہ، سلیس اور رواں ہے۔ مصنف نے کہیں کہیں ادبی اندازِ نگارش بھی استعمال کیا ہے۔ "تاریخِ بیہقی" میں بڑے فطری انداز میں واقعات کا بیان ملتا ہے جنھیں پڑھ کر وہ زمانہ آنکھوں کے سامنے مجسّم ہوجاتا ہے۔ کتاب کو دلچسپ بنانے کے لیے افسانوی اور ڈرامائی انداز بھی اختیار کیا گیا ہے اور سبق آموز حکایات بھی دی گئی ہیں۔

☆☆☆

امیر عادل سبکتگین و آهویِ مادِّه

امیر سبکتگین که با من، شبی اَحوال و اَسرارِ خویش باز می نمود: گفت:"پیشتر از آن که من به غزنین اُفتادم، یك رُوز بر نشستم نزدیك نمازِ دیگر، وبه صحرا رفتم- یك اَسپ داشتم- سخت دَونده بود- چنانکه هر صیدی که پیش من آمدی، باز نرفتی- آهویی دیدم مادّه وبچّه با وی .اسب رابر انگیختم. بچّه ازمادر جُدا ماند- بگر فتمش- برزین نهادم وباز گشتم-

رُوز نزدیكِ نمازِ شام رسیده بود- چون لختی براندم، آوازی به گوشِ من آمد- بازنگریستم- مادرِ بچّه بود که براَثرِمن می آمدوغریومی کرد- اسپ برانیدم به طَمع آن که مگروی نیز گرفته آید- بتاختم- چون باد، از پیشِ من برفت- باز گشتم- دوسه بار همچنین اُفتاد- این بیچاره می آمد ومی نالید،تا نزدیكِ شهر رسیدم- مادرش نالان نالان می آمد- دِلم سُوخت- با خود گفتم:"از این آهوبَرّه چه خواهد آمد؟براین مادر مهربان رحمت باید کرد!"

بچّهٔ را به صحرا اندا ختم-سوی مادر بدَ وید وهر دو غَرِیو کردندد برفتند سُویِ دشت- من به خانهٔ رسیدم- شب تاریك شدِه بود- اسبم بی جو بمانده- سخت تنگ دل شدم- چون غمنا کی درو ثاق بخفتم-به خواب دیدم پیر مردی راکه مَرامی گفت"یا سبکتگین!بدانکه آن بخشایش که برآن آهویِ مادّه کردی وآن بچکک بدو دادی، ماشهری را که آن را غزنین گویند، به تو و فرزندانِ تو بخشیدیم- من رسولِ آفرید گارم!"

من بیدار شدم وقوی دل گشتم وهمیشهٔ ازاین خواب همی اندیشیدم واینك بدین درجه رسیدم-

تاریخ بیهقی

فرہنگ

بازمی نمود : (باز نمودن : بیان کرنا۔ فعل ماضی استمرادی) وہ بیان کررہا تھا۔

بَرنشستم : بر(اسپ) نشستم، میں گھوڑے پر سوار ہوا۔

بہ غزنین افتادم : غزنی آنے کا اتفاق ہوا۔

نمازِ دیگر : نمازِ عصر۔

سخت دَونده : تیز رفتار(دویدن مصدر. (دو ز) ......دو+نده: اسم فاعل)

صید : شکار۔

آمدی : می آمد: آتا تھا، قدیم نثر میں ماضی استمراری اس طرح ہوتی تھی۔(آمد+ی)

باز نرفتی : باز نمی رفت: واپس نہیں جاتا تھا۔

برانگیختم : (برانگیختن: بھڑکانا) میں نے دوڑایا، فعل ماضی مطلق۔

بگرفتمش : (بہ+گرفت+م+ش) میں نے اُس کو پکڑ لیا۔ فعل ماضی مطلق۔"بہ" کا کوئی مطلب نہیں ہے۔

بر اثرِ من : میرے پیچھے پیچھے۔

غریومی کرد : ماضی استمراری، وہ غرّا رہی تھی، وہ آہ وفریاد کر رہی تھی۔

برگردانیدم : (برگردنیدن: لوٹانا،موڑنا) میں نے واپس موڑا۔ فعل ماضی مطلق۔

گرفتہ آید : پکڑی جائے۔

بِتاختم : (تاختن: حملہ کرنا، پیچھا کرنا) میں نے حملہ کیا۔ فعل ماضی مطلق۔"بہ" کا کوئی مطلب نہیں ہے۔

همچین اُفتاد : همچنین اتفاق افتاد: اسی طرح اتفاق ہوا۔

نا لان نالان : (نالیدن: رونا......نال+ان) روتی روتی۔

دلم سُوخت : میرا دل پسیجا، مجھے رحم آیا۔

آهوبره : ہرنی کا بچّہ۔

رحمت باید کرد : رحم کرنا چاہیے۔

تنگدل : افسردہ، آزردہ، دل گرفتہ۔

وثاق : کُٹیا،گھر

پیر مردی : ایک بوڑھا آدمی۔

بچّکک : (بچہ+ک)بچہ ٔ کوچک، چھوٹا بچہ۔

آفرید گار : پیدا کرنے والا، خدا۔

تمرین

۱۔ امیر سبکتگین به کجا رفت؟

۲۔ امیر سبکتگین در صحرا چه کرد؟

۳۔ وقتی بچه آهورا گرفت،مادرش چه کرد؟

۴۔ چرا بچّه رارها کرد؟

۵۔ امیر سبکتگین چه کسی رادر خواب دیده بود؟

۶۔ "آمدن" اور"رفتن" سے ماضی مطلق کی گردان کیجیے۔

۷۔ نشستند، دید ید،راندیم، گفتم، کرد کو جملوں میں استعمال کریں۔

۸۔ مندرجه ذیل جملوں کا فارسی ترجمه کیجیے۔

۱۔ وہ گھوڑے پر سوار ہوا۔

۲۔ میں نے ایک ھرنی دیکھی۔

۳۔ ایک آواز میرے کان میں پڑی۔

۴۔ اُس کی ماں میرے پیچھے پیچھے آرہی تھی۔

۵۔ میں صبح سات بجے بیدار ہوا۔

☆☆☆

فِردَوسی طُوسی

فارسی کے عظیم شاعر ابو القاسم فردوسی، چوتھی صدی ہجری میں ایران کے مردم خیز قصبے طُوس میں پیدا ہُوئے - وہ اپنی شہرۂ آفاق مثنوی " شاہنامہ " کی بدولت زندۂ جاوید ہیں- یہ مثنوی سلطان محمود غزنوی کے عہد - (۳۸۷ھ ۴۲۱ھ) میں مکمّل ہُوئی- فارسی ادب کی تاریخ میں یہ زمانہ "عصرِ فردوسی" کے نام سے مشہور ہے- فردوسی نے "۴۱۱ھ بمطابق ۱۰۲۵ء میں وفات پائی اور اپنے آبائی قصبے طُوس میں دفن ہُوئے -

شاہنامہ ساٹھ ہزار اشعار پرمشتمل ایک طویل مثنوی ہے- یہ ایران کی منظوم سیاسی اور معاشرتی تاریخ ہے-اس کا پہلا حِصّہ داستانی عناصر پرمشتمل ہے ، دوسرے حِصّے میں نیم تاریخی واقعات اور تیسرے حِصّے میں تاریخی حقائق بیان کِیے گئے ہیں- یہ بُنیادی طورپر ایک ایسی مثنوی ہے جِس میں میں جنگ وجدل کی داستانیں منظوم کی گئی ہیں لیکن اس میں جابجا ایسے اشعاربھی مِلتے ہیں جن کا موضوع ادب واخلاق ہے- اس اعتبارسے شاہنامہ کی اہمیّت دوچند ہوگئی ہے-

فرووسی کا کلام سلاست اور فصاحت وبلاغت کااعلیٰ نمونہ ہے- ہزارسال گزرجانے کے باوجود، شاہنامہ کی زبان موجودہ زمانے کی زبان معلوم ہوتی ہے - خوبصورت تشبیہات واستعارات اور دلنشین کنایات نے شاہنامہ کافنّی مرتبہ بہت بلند کر دیا ہے-قِصّہ گوئی اور داستان نویسی کے لیے جوڈرامائی اسلوبِ بیان ضروری ہوتاہے ، فردوسی نے اسے بھی ملحوظ رکھا ہے - ان خصوصیات نے شاہنامہ کو ایک عالمی اَدبی شاہکار بنا دیا ہے اور دُنیا کی بہت سی زبانوں میں اس کے تراجم ہوچکے ہیں-

☆☆☆

دانا ونادان

سُخَن چون برابر شود با خرد — روانِ سراینده رامش بَرَد

توچند انکه باشی سخنگوی باش — خرد مند باش وجها نجوی باش

نگرتا چه کاری ، همان بدروی — سخن هر چه گویی ، همان بشنوی

دُرُشتی زِ کس نشنوی ، نرم گوی — سخن تا توانی به آزرم گوی

چو با مردِ دانات باشد نشست — زبردست گرددسرِ زیردست

ز گفتارِ دانا توانا شوی — بگویی ازآن سان کزوبشنوی

زِنادان بنالد دلِ سنگ و کوه — ازیرا ندارد دبرِ کس شکوه

(شاهنامۀ فردوسی)

فرہنگ

روان : رُوح

سراینده : (سرای+نده) کہنے والا۔

رامش : اطمینان وسکون۔

جہانجوی : (جہان+جُوی) دنیا کو تسخیر کرنے والا۔ دُنیا کو طلب کرنے والا۔

کاری : (کاشتن: بونا، مضارع: کارَد) تو بوتا ہے *ابوئے* گا۔

بدروی : (درودن:فصل کاٹنا،مضارع:درود)تو کاٹتاہے *اکاٹے* گا۔

دُرشتی : سختی۔ کھردرا پن۔

آزرم : نرمی، شرم وحیا۔

ازیرا : (از+این+را) اس لیے۔

بر کس : کسی کے ہاں، کسی کے نزدیک۔

شکوه : شان وشوکت۔

تمرین

۱۔ چون سخن با خرد برابر شود چه می شود؟

۲۔ فردوسی سخنگو راچه توجیه کرده است؟

۳۔ آدم از گفتارِ دانا چه می شود؟

۴۔ دل سنگ وکوه ازچه کسی می نالد؟

۵۔ مرکّب اضافی اور مرکّب توصیفی الگ الگ لکھیے:

روانِ سراینده۔ مردِ دانا۔ گفتارِ دانا۔ سر زیردست۔ دل سنگ وکوه۔

۶۔ سخن گو(سخن+گو) اور خرد مند(خرد+مند) جیسے پانچ پانچ الفاظ لکھیے۔

۷۔ "دانا ونادان" کے اشعار میں آنے والے افعالِ امر لکھیے۔

☆☆☆

عُنصُر المعالی کیکاؤس

امیر عُنصر المعالیٰ کیکاؤس بن اسکندر بن قابوس ۴۱۲ ہجری بمطابق ۱۰۲۱ء میں ایران کے مشہور زیاری خاندان میں پیدا ہوئے۔ چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں گرگان، گیلان اور طبرستان کے علاقوں میں اس خاندان کی حکومت تھی۔ عنصر المعالی نے مروجّہ علم وفنون میں مہارت حاصل کی۔ ۴۷۵ھ میں اُنھوں نے اپنے بیٹے گیلان شاہ کی تربیت کے لیے "نصیحت نامہ" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب کو عرفِ عام میں "قابوس نامہ" کہا جاتا ہے۔ عنصر المعالیٰ کا سالِ وفات معلوم نہیں، البتہ یہ طے ہے کہ وہ ۴۷۵ھ تک ضرور زندہ تھے۔

یہ کتاب ایک دیباچے اور چالیس ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں راہنما اصول بیان کیے گئے ہیں۔ مصنف نے اس کتاب میں اپنی زندگی کے رنگا رنگ تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ پیش کردیا ہے۔ اُن کا لب ولہجہ اتنا پر خلوص، سادہ اور درد مندانہ ہے کہ جس کی مثال نہیں مِلتی۔

قابوس نامہ پانچویں صدی ہجری کی فارسی نثر کا بہترین نمونہ ہے۔ اس کا اسلوبِ نگارش سادہ، سلیس، اور دلچسپ ہے۔ اہم حکایات اور اپنی زندگی کے مختلف واقعات کی مدد سے مصنّف نے خودی، خود داری، قناعت، حُسنِ اخلاقی اور دیانتداری کا درس دیا ہے۔ "قابوس نامہ" میں اپنے عہد کی ثقافت کی جھلکیاں بھی ملتی ہیں۔ دنیا کی بہت سی اہم زبانوں میں اس کا ترجمہ ہوچکا ہے۔

☆☆☆

پَند هایِ قابوس نامه

بِدان اَی پِسر کـه مردم بی هُنَر دائم بی سود بود، چون مُغیلان که تن دارد وسایه ندارد، نه خود راسُود کُـند و نه غیررا۔ بـدان کـه از همۀ هُنَر ها بهترین، سخن گفتن است۔ جهد کُن تا سُخن برجای گویی۔ سُخن نا پرسیده مگوی واز گفتارِ خیرِه پر هیز کُن، چُون باز پُرسند، جُز راست مگوی۔ وتا نخواهند، کس را نـصیحـت مـگـوی وپند مَدِه۔ ازیارِ بد اندیش و بد آموز بگریز۔ تابتوانی، نیکی از کس دریغ مدار که نیکی یك رُوز بَر دهد۔ به فضل و هُنر خویش غرّه مباش وپندار که توهمه چیزی بدانستی۔

بِدان اَی پِسـر کـه مرد مان تازنده باشند، ناگزیر باشند ازدُوستان۔ دوستِ نیك، گنجی بُزُرگ است۔ چون دوستِ نو گیری، پُشت با دوستانِ کُـهن مَکُن۔هر که از دُوستان نَیَند یشد، دُوستان نیزاز ونَیَند یشند۔ بـامرد مان دوستی میانِه دار۔ بردُوستان به اُمیّد، دِل مَبَند که من دُوستانِ بسیار دارم۔ دوستِ خاصۀ خویش، خـود بـاش۔ دوستی که بی جرم، دل از تو بردارد، به باز آوَردنِ او مشغول مَبَاش۔ ونیزاز دوستی طامع دُور باش که دوستی اُو باتو، به طَمَع باشد نه به حقیقت۔

بـدان اَی پِسـر کـه مَـن پیر شُـدَم و ضـعیفـی و بی نِیرویی بر من چیره شد۔ من نامِ خویش را در دایرۀ گـزشتـگان یافتم۔ اگر تواز گفتارِ من بـهرۀ نیـکـی نَجُویی، جُویند گانِ دیگر باشند که شنو دن و کار بستنِ نیـکـی غـنیمت دارند۔ اگرچه سرشت روز گار بر آن است که هیچ پسر، پندِ پدرِ خویش را کار بند نَبَاشد، چه آتشی در دلِ جوانان است، از رُویِ غفلت، دانشِ خویش برتر از دانشِ پیران بینند۔اگرچه این سخن مرا معلوم بود۔ مهرِ پدری مر انگذاشت که خاموش باشم۔

فرہنگ

مُغیلان : خاردار جھاڑی۔
سُود : فائدہ۔
برجای : اپنے مقام پر، مناسب، صحیح
خیرِہ : فضول، بیہودہ
بداندیش : (اندیشیدن: سوچنا..... اندیشد مضارع اندیش:امر..... بد+اندیش)برا سوچنے والا ۔
بد آموز : آموختن: سیکھنا / سکھانا، آموزد مضارع آموز: امر،بد + آموز ۔ بری باتیں سکھانے والا۔
غَرّہ : مغرور
ناگزیر : جس کے بغیر چارہ نہ ہو۔
میانہ : مُعتدل، متوازن۔
بی نیرویی : بے طاقتی، کمزوری
چیرہ : غالب۔
گزشتگان : (گذشتہ کی جمع) گزرے ہوئے لوگ، مرحومین۔
بھرۂ نیکی نجویی : (بہرہ جُستن: حصّہ لینا، فائدہ اُٹھانا)تو صحیح فائدہ نہ اُٹھائے۔
جُویندِ گان : (جُستن: ڈھونڈنا۔جوید مضارع۔ جوی امر، جوی+ندہ: ڈھونڈنے والا)جویندہ کی جمع، ڈھونڈنے والے لوگ ۔
سرشت : فطرت،روش، معمول۔

تمرین

۱۔ بہترینِ ھُنَرھاچسیت ؟
۲۔ دوستِ نیک چہ اھمیّتی دارد؟
۳۔ چرابابد از دوستِ طامع دُور باشیم؟
۴۔ چرا نویسندہ نامِ خویش رادر دایرۂ گزشتگان می یابد؟
۵۔ چرا جوانان، دانشِ خویش را بر ترمی دانند؟
۶۔ سبق میں استعمال ہونے والے افعالِ امرونہی الگ الگ لکھیے۔
۷۔ واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے:
پسر۔ سخن۔ مردمان۔ دوستان۔ پیر۔ گذشتگان۔ جُویند گان۔
۸۔ مندرجہ ذیل افعال کے مصادر اور ان کے معانی لکھیے: دارد۔ پُرسند۔ مپندار۔ مَبَند۔ یافتم

☆☆☆

فُرُود گاہ

رُوز شنبہِ بُود۔ آقایِ حمید و اَعضایِ خانوادہ اش، بعد ازناهار، در اتاقِ پذیرائی داشتند باهم صحبت می کردند۔یکدفعه زنگِ تلفُن به صدا درآمد۔ سعید فوری، گوشی را برداشت و از اُتاقِ مُجاوَر صدا کرد:

"پدر جان، پدر جان! عموجان شما رامی خواهند۔"

آقایِ حمید:"آلو،آلو...... من حمید هستم -بلی، بلی، صدایِ شما می رسد۔ کجائید؟ازلندن کیَ آمدید؟مطمئن باشید۔ ماسرِ وقت به فرود گاہ می رسیم۔"

همینکه به اُتاقِ پذیرایی بر گشت، خَانُمَش پُرسید:"مجید وزن وبچّه هایش چطور اند؟"

آقایِ حمید:"اِن شاء الله فردا شب خودِ تان آنها رامی بینید!"

خانم حمید:"چطور؟آنها که درلندن هستند؟"

آقایِ حمید:"امّا ازیکشنبۂ گذشتهِ در کراچی هستند وفردا اینجامی آیند۔"رُوزِ بعد، آقایِ حمید با خانواده اش بِہ فُرُود گاہِ بینَ الْمِلَلیِ لاهور رسید۔

آقایِ حمید: (خطاب به مأمورِ اطلّاعات)"ببخشیدآقا، پروازِ شمارۂ ۳۰۱ سرِ وقت است یا تأخیر دارد؟"

مامورِاطلّاعات:"سرِ وقت است،آقا جان! اصلاً تأخیر ندارد۔"

آقا یِ حمید:"آقا خیلی مُتَشِکّرم!"

فرود گاہ خیلی شلوغ بود۔ خانواد ۂ آقایِ حمید به بالکُن رفتند۔ دُرُست ساعتِ پنج بعد از ظهر،هوا پیمایِ شرکت هوا پیمایی پاکستان رُویِ باندِ فرود گاہ فرود آمد وباسرعتِ زیاد،مِثلِ ماشینِ بُزُر گی شروع به راندن کرد۔ یَوَاش یَوَاش از سُرعَتَش کاسته شد۔ همینکه مُتَوَقّف گردید، فوری نرد بانِ مُتحَرک را بادرِ آن وَصل کردند ومسافران شروع کردند به پیاده شدن۔ بالآخره آقایِ مجید وزن وبچّه هایش هم بیرون آمدند۔

آقایِ حمید: (در حالی که آقایِ مجید رابه آغوش گرفته است)"سلام برادرِ عزیزم!خیلی خوش آمدید۔ چشمِ ماروشن۔"

خانمِ مجید:"سلام بَرادرجان! زن دا داش جان شما چطورید؟"

خانم حمید: "خدارا شکر، خوبَم۔ شما خوب هستید؟مسافرتِ شما خوش گزشت؟"

آقایِ حمید:"بفرمایید راه بیُفتیم-باید هرچه زود تربرسیم منزل۔ آخر خستهِ هستید!"(رُو بِہ سعید) سعید جان! طبق قرار، شما با نوید، باتا کسی بیا یید۔"

سعید:"چشم، بابا جان۔ خیالِتان راحت باشد!"

(دکتر اعجاز احمد ندیم)

فرهنگ

اَعضا	:	(عُضو کی جمع)ارکان،افراد۔
خانوادِہ	:	خاندان۔
ناهار	:	دوپہر کا کھانا
اُتاقِ پذیرایی	:	ڈرائنگ روم۔ اچانک۔
یکدفعه	:	(یك+دفعه)
زنگ	:	گھنٹی
تِلفُن	:	ٹیلی فون۔مفَرس لفظ ہے۔
گوشی	:	ریسیور۔
اُتاقِ مُجاوِر	:	بغلی کمرہ،ساتھ والا کمرہ۔
آلو	:	ہیلو! مفرس(فارسی بنایا گیا) لفظ ہے۔
فرود گاہ	:	ائیر پورٹ
همینکه	:	(همین+کہ)جُونہی۔
بین المِلَلی	:	بین الاقوامی، انٹرنیشنل۔
مامورِ اطلّاعات	:	انکوائری آفیسر۔
پرواز	:	فلائٹ
شلوغ	:	ہجوم، بھیڑ
بالکُن	:	بالکونی(مُفَرَّس لفظ ہے)
ہوا پَیما	:	طیّارہ، ہوائی جہاز
شرکتِ هَواپیمایی	:	ہوائی جہازوں کی کمپنی
باند	:	رَن وے(مفَرّس لفظ ہے)
یَوَاش یَوَاش	:	آہستہ آہستہ۔
از سُرعتش کاسته شد	:	اُس کی رفتار میں کمی آگئی۔
مُتَوَقّف	:	ساکن، ٹھہرا ہوا۔
نردبان	:	سیڑھی۔
وَصل کردند	:	انھوں نے ملادی،ساتھ لگادی۔
داداش	:	بھیّا۔

زنِ داداش	:	بھابھی۔
ہرچه زودتر	:	جتنا جلد ممکن ہو۔
طِبقِ قرار	:	پروگرام کے مطابق۔
تاکسی	:	ٹیکسی(مُفَرَّس لفظ ہے)
خیالتان راحت باشد:		آپ مطمئن رہیے!

تمرین

۱۔ آقایِ حمید و خانواده اش در کجا نشسته بُوند؟

۲۔ کوِ گوشی رابرداشت؟

۳۔ وقتی هوا پیما ایستاد، چه چیزی را به آن وَصل کردند؟

۴۔ آیا هَوا پیما تأخیری داشت؟

۵۔ چرا سعید ونوید باتا کسی بر گشتند؟

۶۔ غیر ملکی زبانوں کے وہ اَلفاظ جو معمولی تبدیلی سے فارسی میں استعمال کرلیے جاتے ہیں، "مُفَرَّس" الفاظ کہلاتے ہیں۔ اس سبق میں آنے والے مُفَرَّس الفاظ الگ لکھیے۔

۷۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

اُتاقِ پذیرایی۔ خیلی مُتَشکّرم۔ ببخشید۔ چشم۔ خیالِتان راحت باشد۔

۸۔ ضمائر متّصل کو مُنفصل میں تبدیلی کیجیے:

خانواده اش ۔ خانمش۔ خودِ تان۔ خیالِتان۔

☆☆☆

ناصِر خُسرو

حکیم ابو مُعین ناصر بن حارث ایک عظیم فارسی شاعر اور ادیب تھے۔ وہ ۳۹۴ھ/۱۰۰۳ء میں بلخ کے نواحی قصبے قُبادیان میں پیدا ہوئے اور بلخ میں مُروجّہ علوم کی تحصیل کی۔ وہ غزنوی حکومت میں اہم عہدوں پر فائز رہے۔ بعد میں وہ چغری بیگ کے دربار سے بھی وابستہ رہے۔ چالیس برس کی عمر میں انہوں نے سرکاری ملازمت چھوڑ دی اور چار بار حج بیت اللہ سے مُشرف ہوئے۔ انہوں نے عالمِ اسلام کی سیاحت کی اور پھر اسماعیلی عقائد و نظریات کے پر چار کے لئے بلخ اور بدخشاں میں مقیم ہو گئے۔ ۴۸۱ھ/۱۰۸۸ء میں انھوں نے بد خشاں میں وفات پائی۔

وہ ایک بلند پایہ ادیب اور قادرالکلام شاعر تھے۔ اُن کا دیوان تقریباً بارہ ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ "روشنایی نامہ" اور "سعادت نامہ" کے نام سے دو اخلاقی مثنویاں بھی ان کے نام سے منسوب ہیں۔ اُن کی نثری تخلیقات میں "زادُ المسافرین"، "جامع الحکمتین" "وجہِ دین" اور "سفر نامہ" بہت معروف ہیں۔

اُن کی شاعری کا بُنیادی موضوع اَخلاقی وحکمت اور پندو موعظمت ہے۔ اُن کی زبان سادہ، رواں اور پختہ ہے۔ اُنھوں نے بڑے خوبصورت انداز میں اخلاقی موضوعات بیان کیے ہیں۔ اُن کا اُسلوب بہت زور دار اور اثر انگیز ہے۔

ازماست که برماست

رُوزی، زِ سرِ سنگ، عُقابی بِهِ هوا خاست و اندر طَلَبِ طُعمه، پروبال بیاراست

برراستیِ بال نَظَر کرد و چُنین گُفت "امروز هَمِه رُویِ زمین زیرِ پرِ ماست

براوج چو پرواز کُنَم از نظرِ تیز می بینم اگر ذرّه ای اندر تهِ دریاست

گر بر سرِ خاشاك یکی پَشّهِ بِجُنبَد جُنبیدنِ آن پشّهِ عیان در نَظَرِ ماست"

ناگَهَ زِ کمینگاه یکی سخت کمانی تیری زِقضایِ بدی بگشاد براوراست

بر خاك بِیفتاد وبغلتید چوماهی وانگاه پرِ خویش گُشاد از چَپ وازراست

زی تیرنگه کرد پرِ خویش بر او دید گفتا: "زِکهِ نالیم که ازماست که برماست"

(حکیم ناصر خسرو)

فرہنگ

طُعمِه	:	خوراک، غذا
پَشّه	:	مچھّر۔
ماهی	:	مچھلی۔
زی	:	(سوُی) کی طرف
ازماست که برماست:		جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

تمرین

۱۔ عقاب در جستجوی چه چیز پرواز کرد؟

۲۔ چون به شهپرش نگاه کرد چه گفت؟

۳۔ تیر انداز سخت کمانی چه کرد؟

۴۔ وقتی عقاب تیر خورد، چه شد؟

۵۔ عقاب هنگامِ مرگ چه گفت؟

۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ جملوں میں استعمال کیجیے:

روزی۔ پروبال۔ می بینم۔ پرواز۔ عیان

۷۔ تشبیہ کیا ہوتی ہے؟ اس سبق میں دی جانے والی تشبیہ کی وضاحت کیجیے۔

۸۔ مندرجہ ذیل افعال کو منفی بھی بنائیے اور سوالیہ بھی:

خاست۔ گفت۔ بیفتاد۔ بگشاد۔ نالیم۔

☆☆☆

شیخ فرید الدّین عطّار نیشا پوریؒ

شیخ فرید الدّین عطّار ۵۴۰ہجری /۱۱۱٦ء میں ایران کے مشہور شہر نیشا پور کےایک نواحی گاؤں "کدکن" میں پیدا ہوئے۔ مروجّہ علوم کی تحصیل کے بعد وہ اپنے آبائی پیشے طبابت میں مشغول ہو گئے۔ اُنہیں بچپن ہی سے تصوّف اور صوفیاء سے دلچسپی تھی اور وہ شعر وسخن کی خداداد صلاحیت بھی رکھتے تھے۔ آخر وہ حلقہٴ صوفیاء میں بھی شمع انجمن بن گئے اور شعر ادب میں بھی انتہائی ممتاز مقام پر فائز ہوئے۔ ایران پر تاتاریوں کے حملے کے دوران ٦۱۸ھ/۱۲۳۰ء میں اُن کی شہادت ہوئی۔اُن کا مقبرہ نیشا پور میں ہے۔

شیخ فرید الدّین عطّارؒ فارسی کے عظیم صوفی شاعر ہیں۔ ان کی صوفیانہ مثنویاں آج بھی محبت وعقیدت سے پڑھی جاتی ہیں۔ اُن کی ایک عارفانہ مثنوی "مَنطِقُ الطّیر" کو بہت مقبولیت نصیب ہوئی۔ غزل میں بھی اُن کا نام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ وہ فارسی شاعری میں عرفانی موضوعات متعارف کرانے والے ابتدائی شاعروں میں شمار ہوتے ہیں۔ مولانا جلال الدّین رومیؒ جیسے عظیم مفکّر اور صوفی شاعر نے انھیں اپنا پیشرو تسلیم کیا ہے۔

فارسی رُباعی کی تاریخ میں بھی عطّارؒ کا نام بہت نمایاں ہے۔ وہ پہلے فارسی شاعر ہیں جنھوں نے اپنی رُباعیوں کا ایک جداگانہ دیوان مرتب کیا، جس کا نام "مختار نامہ" ہے۔ تعداد میں کثرت کے علاوہ ان رُباعیوں کا فکری وفنّی معیار بھی بہت بلند ہے۔

شیخ فریدالدّین عطّارؒ کی واحد نثری تخلیق کا نام "تذکرۃُالاولیاء" ہے۔ اس میں مختلف اولیائے کرام کے حالات و واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ تذکرۃالاولیاء کی نثر بہت سلیس، شُستہ اور رواں ہے۔بعد میں آنے والے اکثر وبیشتر تذکرہ نگاروں نے اس اہم کتاب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ اس کتاب کے دلکش اُسلوب نگارش سے اندازہ ہوتا ہے کہ شیخ عطّار عظیم شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب نثر نگار بھی تھے۔

رابعۂ عَدَویۃ(بصریۃ)

آن شب کہ رابعہ در وُجُود آمد، درخانۂ پَدَرَش چندان جامِہ نَبُود کہ او را در آن پیچند، و قطرہ ای روغن نَبُود وچراغ نَبُود۔ پِدَرِ او راسہ دُختر بود، رابعہ چہارم بود۔از آن، رابعہ گویند۔

چون رابعہ بُزرگ شد، پدرو مادرش بمردند۔ ودربصرہ قَحطی عظیم پیدا شد۔ و خواہران مُتفَرِّق شدند۔ و رابعہ بہ دستِ ظالمی اُفتاد۔ اور رابہ چند دِرَم بفروخت۔ آن خواجہ، او رابہ رنج و مشقّت، کارمی فرمود۔ روزی بیفتاد و دستش بشکست۔ رُوی بر خاك نہاد و گفت:"اللٰہی! غریبم و بی مادر وپدر،واسیرم و دست شکستہ۔ مرا از این ھَمِہ ہیچ غم نیست، اِلّا رضایِ تو می باید۔"

پس رابعہ بہ خانہ رفت ودایم رُوزہ داشتی و ھَمِہ شب نماز کردی وتابہ رُوز برپای بُودی۔ شبی، خواجہ از خوابِ در آمد۔ آوازی شنید۔ نگاہ کرد۔ رابعہ را دید در سجدہ، کہ می گفت:"اللٰہی! تو می دانی کہ ہوایِ دلِ من در موافقت فرمانِ تواست،وروشنایی چشم من در خدمتِ درگاہِ تو۔ اگر کار بہ دستِ من اَستی، یك ساعت از خدمتَت نیا سود می۔ امّا تو مرا زیرِ دستِ مخلوق کردہ ای۔ بہ خدمتِ تو، از آن دیر می آیم۔"

خواجہ نگاہ کرد۔ قندیلی دید بالایِ سر رابعہ آویختہ، مُعَلّق بی سلسلہ ای، وھمۂ خانہ نُور گرفتہ۔ بر خاست وباخود گفت:"اُورا بہ بندگی نتوان داشت!" پس رابعہ راگفت:"تو را آزاد کردم۔ اگر اینجا باشی، ماھَمِہ خدمتِ تو کُنیم، واگر نمی خواھی ، ھر جا کہ خاطِرِ تواست، می روا" رابعہ دَستُوری خواست و برفت و بہ عبادت مشغول شد۔

(تذکرۃُ الاولیایِ عطّار)

فرھنگ

چندان	:	اتنا، اس قدر۔
جامه	:	کپڑا۔
پیچند	:	(مصدر: پیچیدن: لپٹینا) مضارع ، لپیٹیں۔
ازآن	:	اِس وجه سے ، اِس لیے ۔
مُتَفَرّق	:	جُدا ، الگ الگ۔
خواجه	:	آقا، مالک۔
کارمی فرمود	:	(مصدر: کارفرمودن : کام پر لگانا)ماضی استمراری 'کام پرلگائے رکھتا تھا۔
نمازمی کردی	:	نمازمی کرد، وہ نماز پڑھتی تھیں۔
برپای بودی	:	وہ حالتِ قیام میں رہتیں ۔ (برپابودن :پیروں پر کھڑے رہنا)
هَوا	:	خواہش ، جدیدفارسی میں موسم اور فضا کے لیے استعمال ہوتاہے ۔
نیاسودمی	:	(نه+آسودم + ی) نمی آسودم ، میں آرام نه کرتی ، نه رُکتی۔
مُعَلّق	:	لٹکاہُوا۔
دیر آمدن	:	بدیر آمدن،دیر سے آنا۔
سلسله	:	زنجیر
دستور	:	حکم، اجازت، قانون۔ جدید فارسی میں گرامر کو"دستورِ زبان"کہتے ہیں۔

تمرین

۱۔ درشبی که رابعه به دُنیا آمد،وضع خانهء پدرش چطور بود؟

۲۔ علتِ تسمیّهء رابعه چه بود؟

۳۔ وقتی خواجه از خواب بیدار شد، چه دید؟

۴۔ خواجه به رابعه چه گفت؟

۵۔ این درس نوشتۂ کیست؟

۶۔ مندرجه ذیل ضمائر میں سے متّصل اور منفصل جدا کیجیے۔ اور ان کے معانی لکھیے:
پدرش۔ غریبم۔ رضایِ تو۔ دل من۔ خدمتَت۔

۷۔ تیسرے پیراگراف میں "داشتی"، "کردی" اور "بودی" کن معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

۸۔ مندرجه ذیل حروف کے معانی لکھیے اور انھیں آسان جملوں میں استعمال کیجیے:
در۔ را۔ از۔ با۔ به۔

☆☆☆

سُلطان قُطبُ الدّین اَیبک

سُلطان قُطب الدین ایبک مثل محمد بن قاسم و سُلطان محمود غزنوی و سُلطان شہاب الدّین غوری از بنیانگزاران معنوی پاکستان است۔ اوه قرنها پیش، در سالِ ۶۰۷ھ/۱۲۱۰ء در لاهور فوت کرد۔ مزارِ وی در کنارِ بازارِ معروفِ لاہور به نام "انار کلی" قرارداد۔

سُلطان قطب الدّین ایبك موسسّ خانوادۂ غلامان وسلطنت لاہور بود۔ وی غلامِ امام فخر الدّین ابو حنیفہء ثانی بود که درنیشا پور زندگی می کرد۔ قطب الدّین علومِ متداوله و فنونِ نظامی را آموخته بود۔ به قرائتِ قرآن علاقهء زیا دی داشت و به لَقَب "قرآن خوان" معروف شده بود۔

سُـلـطان شہاب الدّین غوری وی را پسر خوانده خود قرار داده بود۔ غوری در سالِ ۶۰۲ھ/۱۲۰۶ء شهید شد۔ بعداز شهادتِ وی، سُلطان قطب الدین ایبك در لاہور سریر آرای سلطنت گردید و قرآن و سنت را دستورِ اساسی کشورش قرار داد وباعدل و داد فرمانروائی کرد۔

ایبك از سلاطین با شجاعت و کَرَم بود۔ در سخاوت نظیری نداشت۔ کمترین بخشش او صد هزار روپیه بود۔ به همین علّت مردم اورا "لك بخش" یعنی "بخشندۂ صد هزار" می گفتند۔

"قطب مینار" دهلی بنا کردۂ وی است۔ اومؤسسّ مسجد "قُبةُ الاسلام" نیز بوده است۔ معاصر باخواجه معین الدّین چشتیؒ وخواجه قطب الدّین بختیار کا کیؒ بود و با آنها ارادتی تمام داشت۔

چوگان بازی راخیلی دوست می داشت۔در حالِ بازی ازاسب به زمین اُفتاد وبر اثر آن فوت کرد۔ دامادِ سُلطان شمس الدّین التتمش مقبره ای برمد فنش احداث گردانیده بود که در سالهایِ اخیر باز سازی شده است۔

(پروفسور ڈکتر آفتاب اصغر)

فرہنگ

بُنیا نگزار	:	(بنیان گزاشتن: بنیاد رکھنا......اسم فاعل)بانی-
قرنہا	:	(قرن کی جمع) صدیوں-
مؤسّس	:	بانی-
عُلُومِ مُتَداوِلہ	:	مُروّجہ علُوم-
نظامی	:	فوجی-
پسر خواندہ	:	منہ بولا بیٹا-
دستورِ اساسی	:	بنیادی قانون، آئین-
اِحداث گردانیدہ بود	:	اُس نے تعمیر کرایا تھا-
باز سازی شدہ است	:	اُس کی تعمیرِ نو ہوئی ہے-

تمرین

۱- ایبک غلامِ کہِ بود؟

۲- علّت فوت کردنِ وی چہ بود؟

۳- وی کدام شہر را پاتیختِ خود قرار دا دہ بود؟

۴- مزرا سُلطان قطب الدّین ایبک کجااست؟

۵- مقبرۂ وی را کہِ احداث کرد؟

۶- مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف/ہم معنی الفاظ لکھیے

مؤسسّ- معروف- مزار- سُلطان- علّت-

۷- نیچے دیے گئے الفاظ پر اعراب(زبر، زیر، پیش) لگائیے-

معنوی- متداولہ- قرنہا- فنون- احداث-

۸- خالی جگہیں پُر کیجیے:

۱- غوری درسالِ.........شہید شد-

۲- ایبک در لاہور سریر..........سلطنت گردید-

۳- ایبک از سلاطین........شجاعت و کرم بود-

۴- قطب مینار دھلی بنا کردۂ ....

۵- چوگان بازی راخیلی دوست.........

مولانا جلالُ الدّین رُومیؒ

مولانا جلال الدّین رومیؒ با مریدان مثلِ دوستانِ همدل می زیست۔ تواضعِ فوق العاده و حُسنِ خلقی وی، برایِ وی دُوستان وستا یشگران بسیار فراهم آوَردِه بود۔ عادت به پیشی جُستَن در سلام راتا به حدّی رعایت می کرد که وقتی از کُوی و بازار می گذشت، هرزنی وهر کود کی وحتیٰ هر فقیری هم که با او رو به رومی افتاد وی در سلام براو پیشی می گرفت۔ حتیٰ بانصارای شهر نیز مثلِ مُسلمانان سُلُوک می کرد۔

مولانا ،صُحبت با فُقَرایِ اصحاب رابیش ازهر چیز دوست می داشت و آن رابر صُحبت با اکابرِ شهر ترجیح می داد۔ شفقتِ اُو شاملِ حیوانات ہم می شد ویاران را از آزارِ جانوران مانع می آمد۔ به یاران تعلیم می داد که جوانمرد از رنجاندنِ کس نمی رنجد و کسی را نمی رنجاند۔ در گذر از کُویی، یك روز دو تن را در حالِ نزاع دید۔ یکی به دیگری پر خاش می کرد که:"اگر یکی به من گویی،هزار بشنوی!" مولانا رو به آن دیگری کردو گفت:"هر چه خواهی به من گوی که اگر هزار گویی یکی هم نشنوی۔"

زندگی وی با قناعت و گاه با قرض می گذشت، امّا از این فقر اختیاری هیچ گونه نا خرسندی نشان نمی داد۔ سادِه ، بی تجمّل و عاری از رُوی وریا بود۔ با اهلِ خانهِ دوستانه می زیست۔ لباس و غذاو اسبابِ خانه اش سادِه بود۔ غذایِ او غالباً ازنان و ماست یا ما حَضَری مُحَقّر تجاوز نمی کرد۔ از زندگی فقط به قدرِ ضرورت تَمتّع می بُرد۔

با آنکه در بینِ دُوستان و مریدان می زیست، از آنها فاصله داشت۔ از ہمۂ آنها جُدا بود۔در آخرین بیماری۔ در لحظه هایی که اندك مایهِ بهبود حاصل می شد، با یاران سُخن می گفت و آنها را دلداری می داد که در رفتنِ من ملول نَشوِید! بدین گونهِ ازهر چیز وهر کس با شفقت امّا بدونِ حسرت جُدا شد۔

زندگی شصت وهشت سالۂ اور سرا سریك شعر بود،شگفت آور ترین، پر شور ترین،دلآویز ترینِ شعرها۔

(دکتر عبدالحسین زرّین کُوب: پلّه پلّه تا ملاقاتِ خدا)

فرہنگ

تواضع	:	عاجزی و انکساری۔
فوق العادہ	:	غیر معمولی۔
ستایشگر	:	مدّاح۔
پیشی	:	پہل، سبقت۔
رنجاندن	:	تکلیف دینا۔
نزاع	:	جھگڑا۔
پرخاش	:	لڑائی، کدورت۔
نا خرسندی	:	نا خوشی، عدم اطمینان۔
نشان نمی داد	:	(مصدر: نشان دا دن: ظاہر کرنا) ظاہر نہیں کرتا تھا۔(ماضی استمراری منفی)
تجمّل	:	شان وشوکت۔
ماست	:	دہی۔
محقرّ	:	حقیر۔
تَمتُع می بُرد	:	(مصدر: تمتّع بُردن: فائدہ اٹھانا) فائدہ اٹھاتا تھا۔
اندك مایہ	:	تھوڑی سی، کچھ۔
بہبود	:	افاقہ، بہتری۔
دلداری می داد	:	(مصدر:دلداری دا دن: حوصلہ بڑھانا) حوصلہ بڑھاتا تھا۔
پرشور	:	پر جوش،ہنگامہ خیز۔
شگفت آور	:	(شگفت+آور) حیرت ناک۔ تعجب آور۔

☆☆☆

تمرین

۱۔ مولانا جلال الدّین رُومی با مُریدان چطور می زیست؟
۲۔ وقتی از کوی و بازار می گذشت چه کارمی کرد؟
۳۔ چه چیز را بیش ازهر چیز دوست می داشت؟
۴۔ وقتی که مولانا دو نفر را در حالِ نزاع دید، چه گفت؟
۵۔ زندگی وی چگونه بود؟
۶۔ آخرین(آخر+ین)، شگفت آور(شگفت+آور) اور دِلآویز(دل+آویز) جیسے پانچ پانچ الفاظ بنائیے۔
۷۔ سبق میں آنے والے جمع الفاظ کی پانچ مثالیں دیجیے۔
۸۔ "آورَدن" اور"گرفتن" سے فعل حال کی گردان ترجمے سمیت لکھیے۔

☆☆☆

دوستی نادان

اژدهایی، خرس را درمی کشید | شیر مردی رفت وفریادش رسید

خرس هم از اژدها چوان وارهید | وان کرم زان مردِ مردانه بدید

چون سگِ اصحابِ کهف، آن خرس زار | شد ملازم از پی آن بُرد بار

آن مُسلمان سر نهاد ازخستگی | خرس حارسِ گشت از دلبستگی

شخض خُفت و خِرس می راندش مَگس | وز ستیز آمد مَگس زو باز پَس

چند بارَش راند از رُویِ جوان | آن مگس پس باز می آمد دوان

خشمگین شد بامگس، خرسَ وبرفت | بر گرفت از کُوه، سنگی سخت زُفت

سنگ آوَرد و مگس را دید باز | بر رُخِ خُفتهِ، گرفته جایِ ساز

بر گرفت آن آسیا سنگ وبزد | برمگس، تا آن مگس واپس خَزَد

سنگ، رُویِ خفِته راخشخاش کرد | این مَثل بر جملہ عالم فاش کرد

مہرِ ابلہ، مِہرِ خِرس آمد یقین

کینِ او مَہراست ومِہرِاوست کین

(مثنوی معنوی: جلال الدّین رومیؒ)

فرہنگ

خِرس :	ریچھ۔
درمی کشید :	(در کشیدن: جکڑنا، بھینچنا) جکڑے ہوئے تھے۔
شیر مردی :	ایک بہادر آدمی
فریادش رسید :	(بہ فریادِ آن رسید) اُس کی مدد کو پہنچنا۔
وَارَهید :	نجات پائی۔ (وارهیدن : مصدر، نجات پانا)
مردِمردانه :	بہادر اور عظیم آدمی۔
اصحابِ کہف :	(غار والے دوست) قرآن کریم میں اللہ کے کچھ برگزیدہ بندوں کا ذکر آیا ہے جو ایک ظالم بادشاہ دقیانوس کے ظلم وستم سے تنگ آکر شہر سے نکل کر ایک غار میں پناہ گزیں ہوئے تھے تین سو نو سال بعد بیدار ہوئے تو دنیا بدل چکی تھی۔ اللہ نے ان کی خواہش کے مطابق اُنھیں پھر سُلا دیا۔
سگِ اصحاب کہف:	اصحابِ کہف کا کُتّا۔ قرآن کریم میں ایک کُتّے کا ذکر بھی آیا ہے۔ جو ان حضرات کے پیچھے پیچھے چل پڑا تھا۔ اس کا نام قطمیر تھا۔ اُسے وفاداری کا استعارہ قرار دیا گیا۔
مُلازم :	ملازمت کرنے والا۔ ساتھ رہنے والا۔
بُردبار :	حوصلہ مند، متحمّل مزاج۔
خستگی :	تھکن
سرنهاد :	اُس نے سر رکھا۔ وہ سو گیا۔
حَارِس :	نگہبان، چوکیدار۔
دلبستگی :	محبت، تعلق خاطر۔
می راندش مَگس:	وہ اُس پر سے مکھیاں اُڑا رہا تھا۔
ستیز :	جھگڑا، ضد، ہٹ دھرمی۔
چندبارش رانْد :	اُس کو کئی باراُس نے بھگایا۔
زُفت :	بڑا، موٹا، بھاری۔
جَایِ ساز :	مناسب جگہ۔
آسیا سنگ :	چکّی کاپتّھر، مُراد ہے بہت بھاری پتھر۔

وَاپَس خَزَد : (خزیدن سے)واپس ہو جائے -

خشخاش کرد : خشخاش چھوٹے چھوٹے سفید رنگ کے دانے ہوتے ہیں، مراد ہے ریزہ ریزہ کردیا۔

بِسِہرِاَبلہ : بے وقوف کی محبت -

یقین : یقینا، بلا شبہ۔

کین : کینہ ، دشمنی۔

تمرین

۱۔ اژدهایی خِرُس راچه می کرد؟

۲۔ مردِدِلا وَری چه کار کرد؟

۳۔ خِرُس چرامگس رانی می کرد؟

۴۔ خِرُس باآن سنگ بزرگ چه کرد؟

۵۔ آیا "بِسِہر اَبلہ" به نَفعِ آدم است؟

۶۔ مندرجه زذیل حُرُوف کو جُملوں میں استعمال کیجیے:

را۔ از - با۔ بر۔ تا۔

۷۔ شاعری میں وزن کی مجبوری کے تحت بعض اوقات کچھ لفظوں کو مختصر کردیا جاتا ہے - یہ عمل " تخفیف " کہلاتا ہے اور جن لفظوں کو مختصر کیاجائے ، اُنھیں "مُخَفَّف" کہتے ہیں - اس سبق میں سے ایسے الفاظ کی نشاندہی کیجیے -

۸ - یہ اشعار کسِ صنفِ سخن میں لکّھے گئے ہیں - کم از کم پانچ اشعار کے قافیے لکھیے -

☆☆☆

شیخ سعدی شیرازی

شیخ مشرف الدّین بن مصلح الدّین سعدی شیرازی ۶۰۶ھ/۱۱۸۴ء کے لگ بھگ ایران کے صوبہ فارس کے مشہورشہر شیرازمیں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم شیرازمیں حاصِل کرنے کے بعد مشہور سلجوقی وزیرنظام الملک طوسی مولّف "سیاست نامہ" کے قائم کردہ دارالعلوم "نظامیہ بغداد" میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور عبدالرحمٰن جوزی اور شہاب الدّین سہروردی جیسے شہرۂ آفاق عُلماء سے کسب فیض کیا۔ نظامیہ بغداد سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ایران میں یورش تاتار کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بد امنی اور ابتری کے باعث عراق، عرب، شام، فلسطین، مصر کے لیے نکل کھڑے ہوئے اور ملکوں ملکوں گھومتے پھرے۔ آخر کار شیراز واپس آگئے جہاں اُنھوں نے ۶۵۵ اور ۶۵۶ ہجری میں اپنی مشہور زمانہ کتابیں "بوستان" اور "گلستان" لکھیں جن میں اپنی زندگی بھر کے تجربات کا نچوڑ پیش کیا۔ یہ دونوں کتب آج بھی دُنیا و آخرت کو سدھارنے اور سنوارنے کا ایک بہترین ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ درستی اخلاقی اور تعمیر شخصیّت و کردار کا نہایت عمدہ وسیلہ ہیں۔

شیخ سعدی نے ۶۹۱ھ بمطابق ۱۲۹۱ء شیراز میں وفات پائی۔ شیراز میں اُن کا مزار پر انوار "سعدیہ" کے نام سے مشہور ہے۔

سعدی نہ صرف ایک عظیم شاعر تھے بلکہ ایک بے مثال نثر نگار بھی تھے۔ گلستان ان کا نثری شاہکار ہے جس کا گزشتہ صدیوں میں کوئی ادیب جواب پیش نہیں کرسکا۔

"گلستان" سعدیؒ کی نثر فارسی کی خوبصورت ترین نثر ہے۔ یہ ادبی اور مسجّع و مقفیٰ ہونے کے باوجود مشکل نہیں ہے۔ گلستان کے اکثر جملے ضرب المثل کا درجہ اختیار کرچکے ہیں۔

☆☆☆

گلهایِ گُلستانِ سعدی

(۱) آورده اند که نوشیروان عادل را درشکار گاهی صیدی کباب کرده بود ونمك نبود۔ غلامی به روستا رفت تا نمك آرد۔ نوشیروان گفت:"نمک به قیمت بستان تارَسمی نشود و ده خراب نگردد۔"

گفتند: "ازین قدر چه خلل آید؟"

گفت: بنیادِ ظلم درجهان اوّل اند کی بوده است هر که آمد برومزیدی کرده تابدین غایت رسیده است۔"

☆☆☆

(۲) یاد دارم که در ایاّم طُفولیّت متعبّد بودمی وشب خیز ومولع زهد و پرهیزشی در خدمتِ پدر رحمته الله علیه نشسته بودم وهمه شب دیده برهم نبسته ومصحفِ عزیز بر کنار گرفته وطایفه ای گردِ ماخفته۔ پد راگفتم"ازاینان یکی سر بر نمی دارد که دو گانه ای بگزارد۔ چنان خوابِ غفلت برده اند که گویی نه خفته اند که مرده اند! "

پدر گفت:"جانِ پدرا تو نیز اگر بخفتی به که در پوستینِ مردم افتی۔"

☆☆☆

(۳) هر گز از دورِ زمان ننالیدم وروی از گردشِ آسمان درهم نکشیدم مگر وقتی که پایم برهنه مانده بودو استطاعتِ پای پوش نداشتم۔ به جامع کوفه در آمدم دِلتنگ۔ یکی را دیدم که پای نداشت۔ شکر نعمتِ حق تعالیٰ به جای آوردم وبربی کفشی صبر کردم۔

☆☆☆

(۴) مردی راچشم درد خاست۔ پیش بیطار رفت تا دَوا کند۔ بیطا راز آنچه در چشم چار پای می کرددردیدهٔ او کشید و کُور شد۔ به دا ور بردند۔ گفت:"براوهیچ تاوان نیست۔ اگر این خرنبودی پیشِ بیطار نرفتی۔"

☆☆☆

(۵) دو کس رنج بیهوده بردند وسعی بی فایده کردند۔ یکی آنکه اندو خت ونخورد و دیگر آنکه آموخت ونکرد۔

علم چند انکه بیشتر خوانی — جون عمل در تو نیست نادانی
نه محقق بود نه دانشمند — چار پایی بروا کتابی چند
آن تُهی مغز راچه علم وخبر — که برا وهیزم است یا دفتر

☆☆☆

(۲) پادشاہی با غلامی عَجَمی در کشتی نشست و غلامِ هر گز دریا را ندیده بود ومحنتِ کشتی نیاز موده، گریه وزاری در نہاد ولرزه براندامش افتاد، چندانکه ملاطفت، کردند -

آرام نمیگرفت و عیش مَلك، از و مُنغّص بود، چاره ندانستند-حکیمی در آن کشتی بود، ملك راگفت:" اگر فرمان دهی، من او رابه طریقی خاموش گردانم-" گفت:" غایتِ لطف و کرم باشد-" بفر مود تا غلام رابه دریا انداختند 'باری چند غوطه خورد، مویش گرفتند و سویِ کشتی آوردند- به دو دست درسگانِ کشتی آویخت، چون بر آمد، بگوشه ای بنشست وآرام یافت- ملك راعجب آمد، پرسید:"درین چه حکمت بود؟" گفت:"اوّل محنتِ غرق شدن نچشیده بود وقدر سلامتِ کشتی نمی دانست، همچنین قدر عافیت کسی داند که به مصیبتی گرفتار آید:"

(گلستان سعدیؒ)

فرہنگ

آوردہ اند	کہتے ہیں۔
نوشین روان	روانِ شیرین ، جانِ شیرین ۔ نوشیروان (ایران کے ایک بادشاہ کا نام)
را	کو۔ یہاں " کے لیے " کے معنوں میں آیا ہے ۔
صید	شکار۔
روستا	دہ، گاؤں
بستان	مصدر ستاندن سے فعل امر: لینا
رسم	رواج، دستور۔
خراب نگردد	تباہ (برباد) نہ ہوجائے
مزیدی	کچھ زیادہ ، اور اضافہ ۔
بدین غایت	اس حد تک ۔
طفولیّت	لڑکپن۔
مُتَعَبِّد	عبادت کُنَندہ ، عبادت کرنے والا۔
شب خیز	شب بیدار، رات کو جاگنے والا۔
دیدہ برہم بستن	آنکھ بند کرنا (جھپکنا)
مُصحفِ عزیز	قرآن مجید ۔
درپوستینِ مردم اُفتادن	لفظی مطلب ہے لوگوں کی پوستین میں گھسنا، دوسروں کے معاملہ میں ٹانگ اڑانا۔
دورِزمان	زمانے کی گردش ۔
روی درهم کشیدن	مُنہ بنانا، ناراض ہونا ۔
پای پوش	پاپوش ، جوتا۔
جامعِ کوفہ	کوفہ کی جامع مسجد ۔
دلتنگ	افسردہ ۔
سپاس بجای آوردن	شکر بجالانا۔
کفش	جوتا۔
بیطار	سَلوتری ، مویشیوں کا ڈاکٹر۔
دیدہ	چشم ، آنکھ۔

داور	:	قاضی۔
اگرخرنبودی	:	اگرخرنمی بُود ، اگروہ گدھانہ ہوتا۔
نرفتی	:	نمی رفت ، وہ نہ جاتا۔
دوکس	:	دوافراد۔
بیہودہ رنج بُردن	:	خواہ مخواہ تکلیف اُٹھانا۔
چارپایی	:	ایک چوپایہ۔
تہی مغز	:	خالی دماغ ، بیوقوف ۔
ہیزم	:	ایندھن۔
محنت	:	تکلیف، رنج۔
مُنَغّص	:	مکدر، کبیدہ
غایت	:	نہایت۔
سکانِ کشتی	:	کشتی کا پچھلا حِصّہ۔
زشت	:	بُرا۔
محنتِ غرق شدن	:	غرق ہونے کی تکلیف ۔
عجب آمدن	:	حیران ہونا۔ حیرانی میں آنا۔

تمرین

۱۔ نوشیروان چه گفت؟

۲۔ پدربه پسر چه گفت؟

۳۔ وقتی سعدی شخصی رادید که پای نداشت چه کارکرد ؟

۴۔ داور به بیمارچه گفت؟

۵۔ گلستان نوشته کیست؟

۶۔ چراعیش پادشاه به هم خورد؟

۷۔ حیکمی مَلك راچه گفت ؟

۸۔ پادشاه چرا تعجّب کرد؟

۹ ۔ آورده اند ، کباب کردند، بقیمت بستان ، رسم نشود ، نشسته بودم ، بخفتی ، برو ، کون کون سے افعال ہیں ان کے معانی لکھیں۔

۱۰۔ شکار گاهی اور غلامی میں " ی" بطور" یائے وحدت " استعمال ہُواہے ۔ بخفتی اور بیافتی میں " ی" کی کون سی قسم استعمال ہوتی ہے ۔

۱۱۔ گردشِ آسمان ، دورِ زمان اورسپاسِ نعمت مں مضاف ،مضاف الیہ اور حرفِ اضافہ کی نشاندھی کیجیے ۔

☆☆☆

نقشِ بانوان دَرپیشرفت فرهنگیِ جامعۂ اِسلامی

این حقیقت غیرقابلِ اِنکاراست که پیشرفتِ فرهنگیِ مُسلمانان ملتهایِ جهان راحیران ساختِه بُود وبانوان نیزدرآن شریك وسهیم بُودند۔هیچ شعبه ای اززندگیِ اجتماعی نَبُود که دران‌زنانِ مُسلمان دُوشادُوشِ مردان سَهمِ سرشاری نَبُردِه باشند۔

بَرجَسته ترین این بانوان حضرت خدیجه بود که درایمان آوَردن به رسالتِ رسولِ اکرم ازمَردان نیز گویِ سبقت ربودوهمیشِه یاروپاورِ آنحضرت بُود۔ دُخترِ گرامیِ حضرت فاطمه نیزاز بانوانِ بزرگِ اسلام محسوب می شود۔ اُمّ المئومنین حضرت عائشه بزرگترین مُفَسِّرو مُحدِّث زمانِ خود بودومُفسّران ومحدثان راتربیت می کرد۔حضرت زینبؑ دخترِشیردلِ شیرخدا علی کرّم الله وجههٗ ۔ باشعله نوایِ خوددردربارِ دمشق همه را به لرزه درآوَردِه بُود۔

از کارهایِ بُزُرگی که ملکۂ زبیده ، همسِر خلیفۂ هارون الرّشید، درزمینۂ رفاه وآسایشِ مردم انجام داد، همه آگاه اند۔ مقامِ ارجمندی که حضرت رابعه بصریۃ درجهانِ تصوف دارد، همیشه برایِ مردان نیز باعثِ رشك بوده است۔ نامِ رابعه قزداری درشعر فارسی از اهمیت فوقَ العادِه بر خور دار است۔

درمیانِ بانوانِ شِبه قارہ مقامِ ممتاز سُلطانه رضیه برای بانوانِ سراسر جهانِ اسلامی باعث افتخاراست۔ او نُخُستین ملکۂ مسلمان بود۔ همچنین سلطانه چاند بی بی در ردیفِ بانوانِ رز مندۂ جهان، در تاریخ نظامی همتائی نداشت۔ گلبدن بیگم، دختر ظهیر الدّین بابر نُخُستین و شاید آخرین مورّخ زن در جهانِ فارسی بوده است۔ اثرِ بیما نندش"همایون نامه" نام دارد ملکۂ نور جهان همسرِ ایرانی شاهنشاه جهانگیر بود۔ او دربدیهه گویی ونقدِ شعر در عصرِ خود نظیری نداشت۔ در رُسُوم و آداب و لوازمِ آرایش اختراعاتِ زیادی کرده بود۔ ارجمند بانو همسِر شاهجهان به لَقَبِ"ملکه ممتاز محل" معروف بود۔ شاهجهان"تاج محل" رابه یادِ اوبنا کرد که واقعاً زیبا ترین بَنایِ تاریخی دُنیا است۔

بزرگترین دخترِ شاهجهان نیز خانمی دانشور، سخنورونویسنده بود۔ به تصوف وصوفیه خیلی علاقه مند بود۔ کتابی در شرح احوالِ مشائخ چشت به نامِ"مونس الارواح" به سلكِ نگارش در آوَرد۔

زیب النسّاء بیگم دخترِ اورنگ زیب عالمگیر از بانوانِ دانشمند بود۔ در عُلومِ دینی‌تبحرداشت۔ در شعر و خوشنویسی ونقاشی یدِ طولایی داشت و ازاهلِ دانش و هنر قدر دانی می نمود۔

مُنتهیٰ بانوانِ با فرهنگ مُسلمان در پیشرفتِ فرهنگِ در خشانِ اسلامی سعیِ بلیغ نمودندوعقب تراز مردان نماندند۔ دختران وبانوانِ مُسلمان بایدراهِ آنها را اِدامه بدهندو در پیشرفتِ علم و دانش و فرهنگ نقشِ مهمّی ایفا کنند۔

(پروفسور دُکتر خالده آفتاب)

فرهنگ

نَقش : کردار۔
بانوان : (بانو کی جمع) خواتین۔
پیشرفتِ : (پیش+رفت) فروغ، ترقّی۔
فرهنگی : ثقافتی۔
جامعه : معاشره
سَهیم : (سَهم: حصّه) حصّه دار، شریک۔
اجتماعی : معاشرتی۔
دُوشا دُوش : شانه به شانه۔
برجَسته ترین : نمایاں ترین
گُوی : گیند۔
گُوی سبقت ربود: پہل کر گئیں، بازی لے گئیں۔
زمینه : میدان، شعبه۔
رزمنده : (رزم+نده) جنگجو، مجاهد۔
همتا : برابر، شریک، نظیر۔
بیمانند : (بی+مانند) بے مثال۔
نقدِ شعر : شاعری کی تنقید۔
لَوَازمِ : سازوسامان۔
اختراعات : (اختراع کی جمع) ایجادات۔
تَبَحُّر : کمال، کامل مہارت۔
نقّاشی : مُصَوّری۔
مُنتهیٰ : مختصر یه که۔

تمرین

۱۔ بَرجَسته ترین بانویِ مُسلمان که بود؟

۲۔ عِلّت شهرتِ رابعه بصریه چیست؟

۳۔ "همایون نامه" و "مونس الارواح" اثر کیست؟

۴۔ چاند بی بی در تاریخِ شبه قاره چرا معروف است۔

۵۔ تاج محل به یادِ که بنا شده است؟

۶۔ مندرجه ذیل افعال کی گردانیں ترجمے سمیت لکھیے:

تربیت می کرد۔ بَنا کرد۔ ساخته بود۔ ادامه بدهند۔ عقب نماند۔

۷۔ مندرجه ذیل مرکّبات میں سے مرکّب اضافی اور مرکّبِ توصیفی الگ الگ کیجیے:

مِلّتهایِ جهان۔ دُختر گرامی - بَنایِ تاریخی۔ بانوانِ بافرهنگ، پیشرفتِ علم۔

۸۔ مندرجه ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

پیشرفت۔ جامعه۔ نویسنده۔ همسر۔ نقّاشی۔

نظیری نیشاپوری

محمّد حُسین نام ، نظیری تخلّص اوروطن نیشاپور (ایران)تھا۔ دسویں صدی ہجری میں برِّصغیر پاک وہند کے تیموری بادشاہوں کی اَدب دوستی اور دادودہش کاچرچاسُن کربہت سے دوسرے شعراء کی طرح برِّصغیر چلے آئے ۔ شہنشاہ اکبراور شہنشاہ جہانگیر کی مدح میں قصیدے کہہ کر اُن کے دربارمیں باریاب ہُوئے ۔ اُنھوں نے شاعری کو ذریعۂ معاش نہیں بنایا اورتجارت کے سلسلے میں گجرات (احمد آباد ۔بھارت)میں مقیم رہے ۔ ۱۰۲۱ھ/ ۱۶۱۲ء میں وہیں وفات پائی ۔

نظیری نیشا پوری بَرِ صیغرمیں آنے والے ایک عظیم شاعر تھے۔ اُنھوں نے تمام اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی لیکن اُن کی اصل شہرت اُن کی اثر انگیز غزلوں کی وجہ سے ہے ۔ نظیری کی غزلیں جذبہ واحساس اور فکروفن کادلکش امتزاج ہیں ۔ خوبصُورت تشبیہیں اور استعارے اوربیان کے نئے سے نئے پیرائے اُن کے کلام کاطُرّۂ امتیاز ھیں ۔ اُن کے ہاں موسیقی کا عنصر بھی بہت نمایاں ہے ان کی شاعری پربَرِ صغیر کی مقامی زبانوں اور ثقافت کے واضح اثرات بھی ملتے ہیں۔ معاملاتِ عشق ومحبّت کی چھوٹی چھوٹی اور بظاہر غیراہم باتوں کو وہ اتنی ہنر مندی سے بیان کرتے ھیں کہ اہلِ ذوق متاثر ہُوئے بغیرنہیں رہ سکتے ۔

عام طور پرغزل کاہرشعر، جُدا گانہ موضوع سے متعلّق ہوتا ہے لیکن نظیری کی بعض غزلوں میں فکری وحدت اور مضمون کا تسلسل بھی نظر آتا ہے۔ یہی ان کی شاہکار غزلیں قرار پائی ہیں ۔

☆☆☆

غزل

چه خوش است ازدویکدل سِرحَرُف باز کردن
سُخِن گذشته گفُتن، گِلهِ را دِراز کردن

اَثَرِ عتاب برُدن زِدِل هم اندك اندك
به بدیهه آفریدن ، به بهانه ساز کردن

تواگر به جور سُوزی ، زِ جفا کشان نیاید
به جز از دُعایِ جانَت زِ سِر نیاز کردن

نه چنان گرفته ای جابه میانِ جانِ شیرین
که توان تُرَا وجاَن رازِ هم امتیاز کردن

تو به خویشتن چه کردی که به ماکُنی نظیری
به خُدا که واجب آمد زِ تُواحتراز کردن

(نظیری نیشاپوری)

فرہنگ

چه خوش است	:	کیا ہی اچھا ہے، کتنا اچھا لگتا ہے!
یکدل	:	(یک+دل) گہرا دوست۔
سرِ حرف باز کردن	:	گفتگو کا آغاز کرنا، بات چیت شروع کرنا۔
گزشته	:	(گزشتن سے اسمِ مفعول) گزرا ہوا/گزری ہوئی۔
دِراز کردن	:	طول دینا، پھیلانا
عتاب	:	غم و غصّہ۔
بُردن	:	لے جانا، ختم کرنا۔
زِدلِ هم	:	ایک دوسرے کے دل سے۔
اندك اندك	:	تھوڑا تھوڑا، آہستہ آہستہ۔
بدیهه آفریدن	:	فوری طور پر کوئی بات بنانا۔
بهانه ساز کردن	:	بہانہ بنانا۔
جفا کشان	:	(جفا کش کی جمع) ظلم سہنے والے، مظلوم۔
دُعاِ جانَت	:	تیری جان کی (سلامتی) کی دعا۔
زِهم	:	ایک دوسرے سے۔
امتیاز کردن	:	پہچاننا، الگ الگ کرنا۔
بِه خدا	:	خدا کی قسم۔
واجب آمد	:	واجب ہے۔
احتَراز کَردن	:	پرہیز کرنا، بچنا۔

تمرین

۱۔ "یکدل" چه معنی دارد؟

۲۔ منظور از بیتِ دوّم چیست؟

۳۔ "حرفِ شرط" در کدام بیت آمده است؟

۴۔ بیتِ چهارم را به نثرِ ساده وروان بنویسید۔

۵۔ قوافی و ردیفِ این غَزَل را بنویسید۔

۶۔ مندرجه ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

خوش۔ اندک ۔ جفا۔ شیرین۔ جور۔

۷۔ مندرجه ذیل افعال کیا ہیں؟ ان کی گردانیں ترجمے سمیت لکھیے:

سُوزی۔ نیا ید۔ گرفته ای۔ کردی ۔ آمد۔

۸۔ سبق میں استعمال ہونے والے مرکبِ اضافی اور توصیفی الگ الگ لکھیے۔

☆☆☆

علی بن حُسین الواعظ کاشفی

فخر الدّین علی کے باپ حُسین واعظ کاشفی تیموری دور کے نامور واعظ اور مصنف تھے۔فخرالدّین علی نے انہی کی نگرانی میں مروجّہ علوم وفنون کی تحصیل کی۔ ۹۱۰ھ/۱۴۸۹ء میں ان کے والد کا انتقال ہوا تو انھیں ہرات کا واعظ مقرر کیا گیا۔ ۹۲۹ھ /۱۵۰۸ء میں وہ عہدہ سے معزول ہو کر قید کردیے گئے۔ رہائی کے بعد وہ گرجستان چلے گئے۔ ۹۳۹ھ/۱۵۳۳ء میں ان کا انتقال ہوا۔

علی بن حسین واعظ کاشفی نثر نگار بھی تھے اور شاعر بھی۔" رشحات عین الحیات' حرزالامان اور مثنوی محمود و ایاز" آپ کی اہم یاد گاریں ہیں۔ اُن کی کتاب "لطائف الطوائف" کو سب سے زیادہ شہرت ملی۔ چودہ ابواب پر مشتمل اس کتاب میں زندگی کے مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لطائف جمع کیے گئے ہیں۔ لطائف سے مراد صرف مزاح اور مذاق ہی نہیں بلکہ معنی خیز نکات اور دیگر اہم مطالب بھی اس کی ذیل میں آتے ہیں۔

یہ کتاب ظرافت و شگفتگی اور نکتہ پروری کے لیے بہت معروف ہے۔ اس میں بہت سے بادشاہوں،وزیروں ،امیروں اور شاعروں کی زندگی کے بعض مخفی گوشے بے نقاب کیے گئے ہیں۔ اس لیے اس کی تاریخی اور معاشرتی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ یہ کتاب سادٗہ رواں اور شگفتہ نثر میں لکھی گئی ہے۔ مصنّف نے کہیں بھی ثقیل الفاظ سے اپنے اسلوب کو مشکل اور بوجھل نہیں ہونے دیا۔

☆☆☆

لَطَائفُ الطوائف

(۱) پادشاهی، ندیم خود راگفت که:" نام اَبلهانِ این شهر رابنویس!" ندیم گفت:"شرط کُن که نامِ هر کس نویسم،مرا بدان عتاب وسیاست نکُنی۔" گفت: "نکنم!"اوّل نامِ پادشاه نوشت۔ پادشاه گفت:"اگر اَبلهی را برمن ثابت نَکنی،ترا سیاست کنم۔" ندیم گفت:"تو براتی به صد هزار دینار به فلان نو کر دادی که به فلان دیارِ دُور دست رَوَد و آن وَجه را نقد کرده ،بیاوَرد؟"گفت:"بلی، چنین است!" گفت:"من او رامی شناسم که در این دیار نه ملك دارد،نه زنی وفرزندی۔ اگر آن وجه را به دست آرد و سرور عالم نهد وه به قلمرِوپادشاه دیگر رَوَد، چه می گویی؟" پادشاه گفت:"اگر او آن وجه را بالتّمام بیاوَرد،توچه می گویی؟"گفت: "آن زمان نامِ پادشاه رابر تراشم و نامِ او را نویسم۔"

(۲) رُوزی، دو مرد نزدِ قاضی آمد ند۔ یکی بر دیگری مالِ خطیر دعویٰ کرد او انکارِ صرف نمود۔ قاضی از مُدّعی پر سید که:"این زر، به وی کُجادادی؟" گفت:"در پا ی فلان درخت،درفلان صحرا۔"گفت:"برو، از آن درخت دو برگِ تازه بیار تامن ازایشان گواهی طَلبَم۔"مُدّعی به طَلَب برگها رفت ومنکر، منتظر بنشست۔

قاضی مُهمّاتِ دیگران درمیا ن آوَرَد وبه آن مشغولی تمام کرد۔در گرمیهای مُرافعه که منکرِ راغفلتی شده بود، روی به وی کرد که:آن مردبه آن درخت رسیده باشد؟"گفت:"هنوز نرسیده باشد۔" قاضی گفت:"اگرباوی در پایِ آن دِرخت معامله نکر ده ای، چه می دانی که دور است یا نزدیك؟" مُنکر خجل و منفعل شد واز انکار به اقرار باز گشت۔ چون مدّعی برگها را آوَرد،قاضی گفت:" برگهایِ تو پیش از آمدن گواهی دادندومعامله ازهم گزشت۔" پس منکر دستِ مدّعی گرفت۔ از محکمه به خانهِ آوَرد ومالِ تسلیمِ او کرد۔

(۳) لُقمان حکیم سیاه چرده بود۔ کسی اُو رابه بند گی گرفت وازوی آثارِ علم وحکمت مشاهده می نمود۔ رُوزی، خواجه به رسمِ امتحان' وی راگفت:"گو سفندی بکش وبهترین اعضایِ او را به نزدمن آر۔"لقمان گو سفندر را بُکشت ودل وزبانش پیشِ خواجه آوَرد۔ روزی دیگر گفت:"گو سفندی بکش وبدترین اعضایش بیارا" لُقمان گوسفندی دیگر بُکشت وهم دل وزبانش آورد۔ خواجه گفت:"این چگو نه است؟"گفت:"هیچ چیز به ازدل وزبان نیست"اگر پاك باشد،وهیچ چیز بد تر از آن نیست، اگر نا پاك باشد۔

(علی بن حُسین واعظ کاشفی)

فرہنگ

لطائف	:	(لطیفہ کی جمع)لطیفے، معنی خیز باتیں،لطیف نکتے۔
طوائف	:	(طائفہ کی جمع)مختلف گروہ۔
ابلهان	:	(ابلہ کی جمع)بے وقوف لوگ۔
شرط کُن	:	(شرط کردن سے فعلِ امر) وعدہ کیجیے۔
سیاست	:	سزا۔
بَراتی	:	(برات + ی) ایک ہُنڈی، ایک چیک
دُور دست	:	دُور دراز۔
وَجه	:	رقم۔
نقد کردہ	:	کیش کراکے۔
بالتّمام	:	مکمّل طور پر۔
مالِ خطیر	:	زیادہ مال۔
انکارِ صرف	:	صاف انکار۔
مُدّعی	:	دعوٰی کرنے والا۔
درپای	:	کے نیچے۔
مہمات	:	(مہم کی جمع)اُمُور،مقدّمات۔
مشغولی تمام	:	مکمل انہماک ، پوری مصروفیات۔
گرمی	:	گرما گرمی، مصروفیّت۔
معامله	:	لین دین۔
خجل	:	شرمندہ
مُنفَعِل	:	نادم
محکمه	:	عدالت
سیاه چرده	:	سیاہ فام
به رسمِ امتحان	:	امتحان کی غرض سے

تمرین

۱۔ پادشاهی به ندیمش چه گفت؟

۲۔ قاضی مُدّعی رابرایِ چه فرستاد؟

۳۔ لُقمان که بود؟

۴۔ چرا دل وزبان بهترین اعضا است؟

۵۔ بدترین اعضا کُدام اند؟

۶۔ مندرجه ذیل پیراگراف کا فارسی ترجمه کریں:

حضرت لُقمان بڑے نیک آدمی تھے۔ اللہ نے قرآن مجید میں اُن کا ذکر فرمایا ہے۔ اُنھوں نے اپنے بیٹے کو بڑی عمدہ نصیحتیں کی ہیں۔ ہمیں قرآن کریم میں سے آپ کی نصیحتیں پڑھنی چاہیئں اور اُن پر عمل کرنا چاہیے۔ اُنھوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا:

"اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ بناؤ۔ ماں باپ کا احترام کرو۔ نماز پڑھو۔ اچھائی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔"

☆☆☆

آلودِگی هوا

معلّم: بچه های عزیز! آلودگی هوایکی از مسایلِ مهمّ امروزی است که ما با آن روبه رُوهستیم- آیا شما می دانید که آلودگی چیست؟

اُسامه: آقا! آلودگی رامی توانیم کثافت بنامیم-

مُعلّم: بله، کاملاً دُرُست گفتید- آلودگی وکثافت یکی است- دینِ ماکثافت را دُوست ندارد- هیچ مسلمان نمی تواند هیچ نوع آلودگی را دوست دا شته باشد- طبقِ تعالیمِ اسلام،نظافت ،نیمی از ایمانِ مااست- درسِ امروزیِ ما راجع به آلودگی هوااست که آن را آلودگی محیط، کثافتِ هوا یا کثافتِ محیط نیز می گویند- ببینید اگر ماهر روز حمّام کُنیم،روزی پنج بار وضو بگیریم،از بسیاری از بیما ریها محفوظ می مانیم-

سرمد: ببخشید آقا، کسانی که هر روز حمّام می کنند و رُوزی پنج بار وضو می گیر ند چرا مریض می شَوَند؟

مُعَلّم: بُزُرگترین علّتِ بیماری آنها، آلودگی محیط است- آیا کسی ازمیانِ شما می تواند بگوید که علّتِ اساسیِ آلودگی هوا چیست؟

سعید: به نظر من، آلودگی هوا بیشتر به علّتِ دودِ غلیظِ اتو بوسها، کامیونها، واگنها،وسه چرخه ها و گرد وغبار به وُجُود می آید-

مُعَلّم: آفرین سعید جان، دُرست گفتید- دُودِ دُود کشها، بوی بدِ گاز های مسموم وفاضل آبهایِ کارخانه ها به آلودگی هوا اضافه می کُند- دُودِ سیگار هم محیط را کثیف می کند- همهٔ این آلودگیها به انسان و محیطِروی آسیب می رساند-

اُسامه: جنا ب اُستاد! حالا بفر مایید چطور می توانیم از آلودگی هوا جلوگیری کُنیم؟

مُعلّم: اَحسَنت! سُؤآلِ خیلی خوبی است که پر سید ید- به نظرِ من برای جلوگیری‌از آلودگی محیط، "سازمانِ پاسبانی محیط" باید فعّال تر باشد- مردم هم باید در پاك وتمیز نگهداشتن محیط، با مأ موران دولتی همکاری کنند- همیشه به نظافتِ خانهء خود واطرافِ آن توجّه داشته باشند- شهر داری باید بد روهایِ فاضلِ آب شهررا سر پوشیده بسازد تابویِ بد آن درهوا پراگنده نشود- کنار کا نالها' خیابانها و بزر گراه ها باید دِرَ ختکاری شود- در داخلِ شهر ها باغها وپار کها ساخته شود- کارخانه ها وایستگا ههای اتو بوسها و کامیونها باید در خارج از شهر مُنتقل شود- همهٔ شما باید به این مسئله مهم توجّه داشته باشید-

دانشجویان: خیلی متشکّریم!

مُعَلّمِ : خدا نگهدارِ شما!

(دکتر غلام معین الدین نظامی)

فرہنگ

آلودگیِ هوا	:	فضائی آلودگی۔
مهم	:	اہم۔
امروزی	:	آج کل کا، موجودہ
رُو به رُو	:	آمنے سامنے، سامنا۔
کثافت	:	آلودگی۔
طبق	:	کے مطابق
تعالیم	:	تعلیمات۔(تعلیم کی جمع)
نظافت	:	صفائی،پاکیزگی
مُحیط	:	ماحول۔
حمّام کردن	:	نہانا۔
علّت	:	وجہ، سبب
اَساسی	:	بُنیادی
بِه نَظَرِ من	:	میری رائے میں، میرے خیال میں۔
دُودِ غلیظ	:	گاڑھا دُھواں۔
کامیون	:	ٹرک
واگن	:	ویگن۔
سه چرخه	:	رکشا۔
دُود کش	:	(دُود+کش)چِمنی۔
بوی بَد	:	بَد بُو۔
گازهای مسموم	:	زہریلی گیسیس۔
فاضل آب	:	فالتو پانی، گٹر کا گندا پانی۔
سیگار	:	سگریٹ۔
کثیف	:	گندا۔
آسیب می رساند:	:	(آسیب رساندن:نقصان پہنچانا)نقصان پہنچاتی ہیں، فعل حال۔
جلوگیری	:	روک تھام۔

سازمانِ پاسبانی محیط	:	ادارۂ تحفظِ ماحول۔
پاک وتمیز	:	صاف ستھرا
مأموران	:	(مامور کی جمع)افسران۔
دولتی	:	(دولت +ی)سرکاری
همکاری	:	تعاون، مدد۔
شهرداری	:	میونسپل کمیٹی۔
بدرو	:	گندے پانی کی نالی۔
سرپوشیده	:	ڈھکی ہوئی۔
پَراگندهِ نشود	:	نه پھیلے۔
کانالها	:	(کانال کی جمع)نہریں۔
بُزُرگراه	:	(بزرگ+راه) شاہراہ۔
دِرختکاری	:	شجر کاری۔
ایستگاه	:	(ایست+ گاه)اڈا۔

تمرین

۱۔ "آلودگیِ هوا" چه معنی دارد؟

۲۔ آیا اسلام،آلودگی را دُوست دارد؟

۳۔ علّتِ اساسی آلودگی هوا چیست؟

۴۔ آلودگیِ هوا براىِ انسان وجهان چه خطر دارد؟

۵۔ چطور می توانیم از آلودگی هوا جلوگیری کنیم؟

۶۔ مندرجه ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

کاملاً۔ نظافت۔ بُزُرگترین۔ به نظر من۔ مُتشکریم۔

۷۔ واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے :

علّت۔ درس۔ آلودگیها۔ باغها۔ دانشجویان۔

۸۔ سبق میں آنے والے فعل حال کے صیغے اور ان کے مصادر لکھیے۔

☆☆☆

جلالِ آل احمد

حسین نام تھا اور لقب جلال الدّینؔ۔ قلمی نام جلال آلِ احمد ہے۔۱۹۲۳ء میں تہران کے ایک معروف مذہبی خانوادے میں پیدا ہوئے۔ عُلوم دینی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ فارسی ادب میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ سولہ سترہ برس کے تھے کہ لکھنا شروع کردیا۔۱۹۶۹ء میں چھیالیس برس کی عمر میں وفات پائی اور تہران کی نواحی بستی حضرت شاہ عبدالعظیم میں دفن ہوئے۔

جلال آلِ احمد نے چھوٹی بڑی تقریباً چالیس کتابیں یادگار چھوڑی ہیں، جن میں سے ہفت مقالہ،غرب زدگی، خیانت روشن فکران،سنگِ گور،مدیرِ مدرسہ، نون والقلم، نفرین زمین، دید و باز دید، سہ تار اور زنِ زیادی بہت اہم ہیں۔ جلال آل احمد درس وتدریس کے ساتھ ساتھ صحافت سے بھی وابستہ رہے اور مختلف سیاسی ومعاشرتی موضوعات پر پر مغز مضامین لکھتے رہے۔ ناول نویسی اور افسانہ نگاری میں بھی ان کا نام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اُنھوں نے معاشرے کے پس ماندہ طبقے، جاہلانہ رسموں اور عورتوں کے مسائل کے بارے میں بہت اثر انگیز افسانے لکھے اور شہرت پائی۔

جلال ایک روشن خیال دانشور تھے۔ اور اپنی زندگی میں کئی فکری انقلابات سے دُوچار ہوئے۔ اُنھوں نے اپنی تحریروں میں اس روداد کی تفصیلات لکھی ہیں۔ وہ اسلام کے احیاء، اتحّادِ عالم اسلام اور مشرقی تہذیب کے فروغ کے بہت بڑے حامی تھے۔ اسی لیے ایران کی نئی انقلابی نسل اُنھیں اپنے فکری راہنماؤں میں شمار کرتی ہے۔

جلال نےکئی اسلامی اور یورپی ملکوں کی سیاحت کی اور سفر نامے لکھے۔ ان کا سفر نامۂ حج "خسی در میقات" فارسی سفر ناموں کی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ جلال کی ایک کامیاب نثری تخلیق ہونے کے علاوہ، یہ سفر نامہ واقعاتی نثر کا ایسا شاہکار ہے جس میں احساسات وجذبات کی نہایت عمدہ عکّاسی کی گئی ہے۔جلال آل احمد کی نثر سادہ،رواں اور روز مرّہ بول چال کی زبان کے قریب تر ہوتی ہے۔ اس سفر نامے میں یہ تمام خصوصیات اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہیں۔ کہیں کہیں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے لکھنے والا خود کلامی کررہا ہے۔

☆☆☆

خَسی درمیقات

چهار ونیم صبح، مکّه بودیم- دیشب هشت ونیم از مدینه راه اُفتادیم- ماشین، یك اتو بوس بود که سقفش را برداشته بود ند- لباسِ احرام را از مدینه پوشیده بودیم- سَقفِ آسمان بر سر وستاره هاچه پایین، وآسمان عَجَب نزدیك، ومن هیچ شبی چنان بیدار نَبوده ام- زیرِ سقفِ آن آسمان وآن ابدیّت- هرچه شعر که از برداشتم ،خواندم، به زمزمه ای برایِ خویش- وهرچه دقیقتر که توانستم در خود نگریستم تا سپیده دَمید-

سَعیِ میانِ "صَفا" و "مَروه" عَجَب کَلافه می کُند آدم را،یکسر بَرَت می گرداند به هزار و چهار صد سال پیش- به ده هزار سال پیش- جماعت که دَستهِ به دَستهِ به هم زنجیر شده اند، و در حالتی نه چندان دُور از مجذوبی، می دَوند، وچرخهایی که پیرها را می بَرَد- این گم شدنِ عظیم فرد در جمع- یعنی آخرین هَدَفِ این اجتماع- شاید ده هزار نفر، شاید بیست هزار نَفَردریك آن، یك عمَل رامی کردند-

در طواف به دورِ خانه، دُوش بِه دوش دیگران به یك سمت می روی وبه دوریك چیز می گردی ومی گردند- یعنی هدَفی هست ونظمی- و تو ذرّه ای از شعاعی هستی به دورِ مرکزی- و مهّم تر این که در آنجا مواجهه ای در کار نیست، دُوش به دُوشِ دیگرانی- نه رُو به رُو- وبیخو دی راتنها- در رفتارِ تندهایِ آدمی می بینی،یا از آنچه به زبانشان می آید، می شَنوی- امّا در"سعی" می رَوی و برمی گردی- به همان سر گردانی که"هاجر" داشت- هَدَفی در کارنیست- یك حاجی در حالِ سعی، یك جُفت پایِ دَونده است یا تُند رَوندِه، ویك جُفت چشم- تا امروز گمان می کردم فقط در چشمِ خورشید است که نمی توان نگریست-امّا امروز دیدم که به این دریایِ چشم هم نمی توان!

(جلال آلِ احمد)

فرہنگ

خَسی	:	(خس+ی) ایک تنکا۔
میقات	:	وہ مخصوص مقام جہاں حاجی احرام باندھتے ہیں۔
راہ اُفتادیم	:	(راہ اُفتادن: چلنا' نکل کھڑا ہونا ← فعل ماضی مطلق) ہم چلے۔
ماشین	:	گاڑی۔
سقفش	:	(سقف+ش) اُس کی چھت۔
برداشتہ بُودند	:	اُنھوں نے اُٹھا دی تھی۔
زمزمہ	:	گنگناہٹ۔
نگریستم	:	(نگریستن: دیکھنا ← فعل ماضی مطلق) میں نے دیکھا۔
سَپیدہ	:	صبح کی سفیدی، پو۔
کُلافہ	:	حیران، پریشان، سر گرداں۔
بَرَت می گرداند	:	(تُرا برمی گرداند) تجھے لوٹا دیتی ہے۔
سعی	:	"صفا" اور "مروہ" نامی پہاڑیوں کے درمیان تیز تیز چلنا یا دوڑنا حاجیوں کے لیے ضروری ہوتا ہے۔
مَجذوبی	:	جذب وجنون۔
چرخھا	:	(چرخ کی جمع) وہیل چیئر۔
جمع	:	مجمع، ہجوم۔
دریک آن	:	ایک لمحے میں، ایک وقت میں۔
دور	:	ارد گرد۔
مواجہہ	:	آمنے سامنے ہونا۔
نظمی	:	نظم وضبط۔
تنہ	:	بدن، جسم کا مرکزی حصہ۔
جُفت	:	جوڑا، دوعدد۔
دوندہ	:	(دویدن: دوڑنا ← دود ← دو+ندہ: اسم فاعل) دوڑنے والا۔

☆☆☆

تمرین

۱۔ نویسنده کیِ از مدینه به راه اُفتادِه بود؟

۲۔ "صفا" و"مَروَه" چیست؟

۳۔ کسانی کِه نمی توانند بِدَوند، چطور"سعی" می کُنند؟

۴۔ "هاجر" که بود؟

۵۔ آخرین هَدَفِ اجتماع حج چیست؟

۶۔ مندرجه ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

چه۔ عَجب۔ سَقف۔ گلافه۔ جُفت۔

۷۔ سبق میں استعمال ہونے والے افعال ماضی اور ان کے مصادر لکھیے۔

۸۔ گفتن، کردن اور راندن سے "دَوَنده" کی طرح کے الفاظ بنائیے۔

☆☆☆

غنیمت کُنجاہی

محمّد اکرم نام اور غنیمت تخلّص تھا۔ گجرات (پنجاب۔ پاکستان) کے نواحی گاؤں "کُنجاہ" کے رہنے والے تھے۔ عالم وفاضل شخص تھے اور سلسلہء قادریہ سے نسبت ارادت رکھتے تھے۔۱۱۵۸ھ/۱۷۴۷ء کے لگ بھگ وفات پائی۔ کُنجاہ میں مدفون ہیں۔

غنیمت کُنجاہی برصغیر کے اہم شاعروں میں شمار ہوتے ہیں۔ وہ ایک دُور افتادہ علاقے سے تعلق رکھتے تھے اور ادبی مراکز سے دور تھے۔ اس کے باوجود اُن کے کلام کا فنّی مرتبہ اور ان کی زبان کا معیار بہت بلند ہے۔ وہ ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ رنگین بیان اور شوخی ادا ان کے کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں۔"دیوانِ غنیمت" کے نام سے اُن کا فارسی غزلوں کا مجموعہ موجود ہے۔

غنیمت کُنجاہی کو غزل کے علاوہ مثنوی نگاری میں بھی بڑی مہارت حاصل تھی۔ اُن کی مثنوی "نیرنگِ عشق" برصغیر میں تخلیق ہونے والی ایک نمایاں عشقیہ مثنوی ہے۔ ہندی نژاد شاعروں میں امیر خسرو اور فیضی کی مثنویوں کے بعد غنیمت کُنجاہی کی یہی مثنوی فن کے بلند تر مرتبے تک پہنچ پائی ہے۔

مثنوی "نیرنگِ عشق" کے مرکزی کردار خطہء پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کا اندازِ بیان بے ساختہ ہے۔ تراکیب دلکش، لفظی بند شیں چست اور تشبیہات واستعارات میں شوخی ورعنائی ہے۔ اُنھوں نے صنائع بدائع کا استعمال بے مثال ہُنر مندی سے کیا ہے۔ اس کے بعض اشعار اتنے مقبول ہوئے ہیں کہ ضرب المثل کا درجہ اختیار کر گئے ہیں۔ برصغیر میں فارسی مثنوی کی تاریخ میں غنیمت کُنجاہی کی مثنوی کا مقام بہت بلند ہے۔

☆☆☆

دَر تعریفِ پنجاب

نَدیدم کشوری غارتگرِتاب
به خُوبیهایِ حُسن آبادِپنجاب

چه پنجاب! انتخابِ هفت کشور
قسمَ خوردِه به خاکش آبِ کوثر

غُبارَش آب ورنگِ چهرهٔ گُل
گیاهش دل رُبایِ زُلفِ سُنبل

به هرجا سبزِه از خاکش دمیدِه
رُخِ خُوبان به پیشش خط کشیده

خُنَك آن کس که درهِنگامِ سرما
دراین گلشن بُوَد گرمِ تماشا

به گرما هم هوایش دلنشین است
هوایش سرزمینِ عشقِ دین است

بُتانَش چُون زِ رُویِ سِهر جُوشند
شکر گوُیند و گوهر می فروشند

(غنیمت کُنجاہی: نیرنگ عشق)

☆☆☆

فرہنگ

غارت گر	:	(غارت+گر) لُوٹنے والا،لُٹیرا۔
تاب	:	ہمت، حوصلہ
حُسن آباد	:	شہرِ حسن وجمال
خوبان	:	(خوب کی جمع) حسین وجمیل لوگ۔
به پیشش خط کشیده	:	اس کے سامنے لکیریں کھینچتے ہیں، اس کے سامنے ہیچ ہیں۔
بُتانش	:	(بُت+ان+ش)اس کے خوبصورت لوگ۔
زِ رُویِ مہر	:	محبت کی وجہ سے۔
جُوشند	:	(جوشیدن: پر جوش ہونا← فعل مضارع) گرم جوش ہوتے ہیں۔
شکر گویند	:	شکر جیسی میٹھی باتیں کرتے ہیں۔
گوهرمی فروشند	:	موتی بیچتے ہیں،موتی رولتے ہیں۔

تمرین

۱۔ شاعر دراین مثنوی کدام ناحیه راستوده است؟

۲۔ "انتخابِ هفت کشور" یعنی چه؟

۳۔ به نظر شاعر، غبارِ این دیارچه مقامی دارد؟

۴۔ دَر فصلِ گرما،هوای پنجاب چطور است؟

۵۔ زیبا رُویانِ پنجاب چگُونه حرف می زنند؟

۶۔ مندرجہ ذیل مرکبات میں سے اضافی وتوصیفی الگ الگ لکھیے:

آبِ کوثر۔ چهرهٔ گل۔ رُخ خوبان۔ غار تِگر تاب۔ انتخابِ هفت کشور۔

۷۔ علم بدیع میں صنعت تضاد سے مراد دو متضاد معنی رکھنے والے الفاظ کو شعر یا نثر میں لانا ہے مثلاً شب وروز، زشت وزیبا، نیك وبد، تاریک وروشن

وغیرہ پانچویں شعر میں "صنعت تضاد"استعمال ہوئی ہے ، اس کی نشاندہی کیجیے۔

۸۔ پہلے دو شعروں کو فارسی نثر میں لکھیے۔

☆☆☆

مُحمّد حجازی

مطیع الدولہ محمّد حجازی ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد سیّد نصر اللہ سے حاصل کی- بارہ سال کی عمر تک مدرسہ ہدایت میں زیر تعلیم رہے بعد ازاں کیتھولک سکول میں تعلیم جاری رکھی- ۱۹۲۰ء میں ڈاک اور تار کے محکمہ میں ملازم ہو گئے ۱۹۲۵ء میں ریڈیو انجینئرنگ کی تعلیم کے لیے فرانس گئے-لیکن ان کی طبیعت آرٹ اور ادب کی طرف مائل تھی- وہ نو سال تک یورپ میں مختلف مضامین پڑھتے رہے- تہران میں واپسی پر محکمہء مالیات میں کام کیا- پھر محکمہ تعلّقاتِ عامہ اور پریس کے ڈائریکٹر رہے ۴۲-۱۹۴۱ء میں "ایران امروز" کے ایڈیٹر رہے- ۱۹۵۰ء میں نائب وزیر اعظم کے عہدے پر فائز رہے اور ایرانی سینٹ(مجلس سنا) کے رکن بھی رہے وہ انجمن روابط فرہنگی ایران وپاکستان اور رستا خیز زبان کے صدر تھے اور خاموشی سے سیاسی اور ملّی خدمات انجام دیتے رہے- ۱۹۷۱ء میں تہران میں انتقال فرمایا-

حجازی ایران کے مشہور اور عظیم مصنّف شمار ہوتے ہیں- انہوں نے افسانے ، ناول اور ڈرامے لکھے ہیں اور غیر زبانوں سے فارسی ترجمے بھی کیے ہیں- لیکن ان کی شہرت ان کے افکار اور انشائے لطیف کی وجہ سے ہے- ان کے مشہور ناولوں،افسانوں اور مجموعوں کے نام یہ ہیں:

آئینہ، ھما، پریچہر، زیبا، پروانہ، آھنگ، سرشک، راز پنہان، اندیشہ، نسیم، سخنان جاوید، ساغر-

ڈرامے:

حجازی ریڈیو کے ڈائریکٹر جنرل بھی رہے- اس عرصے میں اُنہوں نے ڈرامہ نگاری بھی کی- ان کے مشہور ڈرامے جو ایران میں "نمایشنامہ" کے نام سے معروف ہیں، یہ ہیں:

مسافرت قم، حاجی آقا متجدد، عروسِ فرنگی، حافظ، محمود آقا راوکیل کنید-

ان کا سب سے مشہور ڈرامہ "مادرِ زن" ہے-

تراجم:

حجازی نے تراجم میں بھی نام پیدا کیا ان میں چند ایک یہ ہیں:

رؤیا، رشد شخصیت، شاد کامی، عشقِ پیری، رازِ دوستی، سلامتِ رُوح، حکمتِ ادیان-

حجازی بڑی سر شار رُوح کے مالک اور سوزِ عشق میں ڈوبے ہوئے تھے- وہ فنونِ لطیفہ کے شیدائی تھے- ان کے دل میں رُوح انسانی کا درد تھا- وہ اپنے مضامین میں معاشرے کے فساد وخرابی کو واضح کرکے ایک مدبّر راہنما کی طرح راہ مستقیم کی طرف اشارہ کرتے تھے- وہ اقتصادی ناہمواریوں

کے روندے ہوئے پست حالوں پر اپنی درد مندی کا اظہار کرتے تھے۔

محمّد حجازی زندگی کی مشکلات پر قابو پانا اور دشواریوں سے مقابلہ کرنا سکھاتے ہیں۔

حجازی کی نثر بہت خوب ہے چھوٹے چھوٹے سیدھے سادے جملے لکھتے ہیں۔ ترکیب میں کہیں ابہام اور پیچیدگی نہیں۔ بلا کی سادگی اور معنی خیزی ہے۔ جملوں کے دروبست میں توازن ہے اظہارِ خیال کے لیے موزوں سے موزوں الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں۔ ملک الشعراء بہار نے لکھا ہے۔"کہ ان کی نثر شعر سے زیادہ رواں ہے۔ مجموعی طوز پر لطیف آہنگ محسوس ہوتا ہے۔"

☆☆☆

مار گیر

خانمی که حتی اغراق نمی گوید گفت وقتی در کنارِ شهر منزل دا شتیم، روزی در خانه تنها مانده بودم، از صندوقخانه صدائی آمد، آهسته گوشه پرده راکنار زده دیدم هیولائی مشغولِ اسباب جمع کردن است۔

بخیال اینکه بیصدا از خانه بیرون بروم، پابرهنه خود را بایوان اندا ختم، چیزی مهیب تراز دزد بچشم خورد، بی اختیار فریاد زدم آی مارا!

همین قدریا دم هست که شنیدم یکی گفت کجاست؟ آمدم! دیدم گرفتار دزد ومارم، زانو هایم لرزید، افتادم واز حال رفتم۔ وقتی بهوش آمدم مثل آن بود که از حوض بیرون آمده باشم، دزد بالا سرم نشسته بودو بسرو صورتم آب میزد۔ گفت خانم نترس، خدا مرا فرستاده بود که شمارا از دستِ این مار خلاص کنم، ببین دستهایم خالی است، یك پوش نمیبرم ،ماحق وحساب میدانیم ۔

چون قوۂ حرکت نداشتم گفتم آن کیف راازروی میزبیاور۔ رفت وآورد۔ ده تو مانش دادم، گفت بخدا اگربجای شما مرد بود کارش رامیسا ختم ۔ گفتم بعوض این جوانمردیٔ خیرمی بینی، بروهر وقت بیپول شدی بیااینجا۔

مار کشته را برداشت و گفت شما که حال ندارید، درِ کوچه راببندید من بیرون کشیك میکشم تا نوکرِ تان بیاید۔ همه دزدها مثل من وحسابدان نیستند۔

یک ساعت گذشت تا حسن نوکر آمد۔ معلوم شد فراموش کرده بوده در راقفل کند۔ برای اینکه مرا از فحش دا دن فریاد کردن منصرف کند۔ گفت خانم یك مرد که آنطرف جوی نشسته یك مار دستش است بقدر اژدها۔

بعد ها تقریباً هر ماه یکبار دزد جوانمرد میآمدودر میز دِ میگفت بخانم عرض کنید "مار گیر" است مبلغی میگرفت ومیرفت۔ اتفاقاً یکروز که آمده بود پول بگیر دمجلسی دا شتیم، شوهرم قصه رابرای مهمانها نقل کرد۔

دوستِ روانشناسی داریم، گفت باین آدم بگوئید باشد تامن بیایم ،کارش دارم۔ چندی بعد دوستمان آمد که بهترین نوکر هارا پیدا کرده ام! گفتیم که باشد؟ گفت همان دزدِ مار گیر۔

همه تعجب کردیم، پرسیدیم چطور بآدمی که دزدی کرده اطمینان میکنید؟ گفت بگذاریداوّل مثالی بزنم تابتوانم مطلب راروشن کنم فرض کنید فواره آبی که معمولاً پنج متروشش مترمیبرد اتفاقاً ده متر بزند از این اتفاق چه نتیجه میگرید؟ آیا نمیگوئید این فواره قدرت دَه متر پریدن وارد؟قوۂ اخلاقی انسان راهم باید همینطور اندازہ گرفت۔

مقامِ نفسانی هرکس آن مرتبه ایست که یکبار باوجِ آن رسیده۔ اگر بعد از آن پست شد بعلت موانع است، باید موانع راازراهش برداشت تاهمیشه خود رادر آن مرتبه نگاه بدارد وبلکه از آن بگذرد۔

(محمّد حجازی)

فرہنگ

اِغراق : مبالغہ
صندوقخانہ : اسٹور کا کمرہ
ہیولا : سایہ
مہیب تر : خوفناک تر
دزد : چور
مار : سانپ
زانو : گھٹنا
نترس : نہ ڈر (ترسیدن مصدر: ڈرنا سے فعل نہی)
پوش : ترپال
قوہ : طاقت
کیف : پرس۔ بیگ
تومان : ایران کی کرنسی کا نام ہے۔
بیپول : خالی جیب۔ مفلس (بی+پول)
کوچہ : گلی
یك ساعت : ایک گھنٹہ
قفل : تالا
فحش : بد زبانی۔ گالی
جُوی : ندی
مارگیر : سانپ پکڑنے والا۔ سپیرا
مبلغی : کچھ رقم
نقل کرد : سنایا
روانشناس : عالمِ نفسیات
میپرد : اچھلتا ہے۔
متر : میٹر
پریدن : اچھلنا
موانع : رکاوٹیں (مانع کی جمع)

تمرین

۱۔ نویسنده این داستانِ کوتاه کیست؟

۲۔ خانم در ایوانِ خانه چه دید؟

۳۔ خانم میان کدام دو چیز گیر کرد؟

۴۔ آیا روانشناس بادُزد ملاقات کرد؟

۵۔ دُزد آدمِ خوبی بودیا آدمِ بد؟

۶۔ مندرجه ذیل الفاظ فارسی جملوں میں استعمال کیجیے:

مشغول۔ صندوقخانہ۔ فحش دادن۔ روانشناس۔ حق وحساب۔

۷۔ مندرجه ذیل الفاظ کی واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔

کیف۔ مار۔ نوکرها۔ خانہ۔ موانع۔ زانوها

۸۔ "می بینی" کون سا فعل ہے؟پوری گردان اور ترجمہ لکھیے۔

☆☆☆

علاّمه محمّد اقبال (رح)

چه دُشوار است که شاعری بخواهد به مَدَدِ سُخن ملتی مایؤس و دل مردهِ رابه مُقَاوَمت وتلاش در راهِ آزادی خویش برانگیزد!

محمد اقبالؒ لاهوری، در قرنِ بیستم، هَدَفی چنین بُزُرگ و شریف برایِ خود برگزیده بود ومی کوشید رُوحِ استقامت و نیرُویِ حیات وحرکت را درملّتِ خویش بدَمَد و آنان رابه آزادی خواهی واستقلال طَلَبی مُصمّم گرداند۔ از این رُو، شعر اُو القاء پویایی ونهضت و جُنبش وتپش است و این مفهوم را به صورِ گوناگون طرح می کُند۔

وقتی هَمگان را به نهضت و کوشش وهمّت دعوت می کُند، شعرش از حیثِ مضمون وترکیبِ الفاظ و موسیقی کلام، زنده و پُرتوان و هیجان انگیز می شود و خون را در رگها به جوش می آوَرَد۔ می خواهدهمان شُور وشوق و سُوزی را که در سینه دارد، در دِلِ دیگران برافروزد، مردمی بیدار و کُوشندهِ و آزاد تربیت نماید۔

آرزویِ اقبال آن بود که ملتِ او خود سر نو شتِشان را تعیین کُنند نه استعمار گران۔ اقبال به همۀ مردمِ ستم زدهٔ شرق توجّه دارد و مخاطَبِ وی همهء آنان هستند۔ او در غمِ همۀ مسلمانان وهمۀ اسیرانِ استعمار است۔ دعوتِ اُومُبتنی است بر باز شناختنِ اسلام وتکیه بر آیینِ یزدان۔

اقبال در صدهبود در ملّت افسرده و خود باختۀ شبه قارّه هند، رُوحی نوبه ماند و آنان را ازخوابِ غفلت بر خیز آند۔ او شعر هایِ همت انگیز گرایِ ملّتِ خود بسیار سروده است۔ اُو شاعر را در سینۀ ملّت چُون دلی تَپنده می دید۔ از این رُو نام یادِ وی در نزدِملتِ پاکستان و مردم مشرق زمین وفارسی زبانان پس از اُونیز گرامی است و آوازه اش رُوبه افزونی۔

(دُکتر غلام حُسین یُوسفی: چشمۀ روشن)

فرہنگ

مُقاوِمت : جدّوجہد۔

تلاش : کوشش،سعی وعمل۔

برانگیزد : (مصدر: برانگیختن : اُبھارنا)فعل مضارع، اُبھارے۔

قرن : صدی۔

اِلقاء : کسی کے دل میں کوئی بات ڈالنا۔

پویایی : بھاگ دوڑ، حرکت وعمل۔

نِہضت : تحریک۔

صُور : صورت کی جمع،شکلیں۔

طَرح می کُند : (مصدر: طرح کردن: پیش کرنا)فعل حال، وہ پیش کرتا ہے۔

ھَمِگان : تمام، سب

پر توان : (پُر+توان) توانا،قوت سے معمور۔

ھیجان انگیز : ولولہ انگیز۔

کُوشندہ : (کُوش+ندہ) اسم فاعل،جدّوجہد کرنے والا۔(کوشیدن مصدر) ۔

سر نوشت : قسمت، مقدّر۔

مُبتنی : مبنی۔

باز شناختن : پہچان، آگاہی۔

تکیہ : بھروسا، سہارا۔

یزدان : اللہ تعالیٰ۔

خود باختہ : اسم مفعول، خود کو ہار جانے والی۔

برخیز اَنَد : (مصدر: برخیز اندن: اُٹھانا، جگانا) فعل مضارع، جگائے، اُٹھائے۔

تپندہ : (تپ+ندہ:اسم فاعل) دھڑکنے والا پر جوش۔ (تپیدن ، مصدر) ۔

از این رُو : اس وجہ سے۔

افزونی : اضافہ۔

آوازِہ : شہرت۔

تمرین

۱۔ علاّمه اقبال برای چه می کوشید؟

۲۔ وقتی همگان را به نهضت و کوشش وهمّت ، دعوت میکرد شعرش چگونه بودند؟

۳۔ اواز شعرش چه می خواست؟

۴۔ آرزوی اقبال چه بُود؟

۵۔ اقبال در صدد چه بود؟

۶۔ مندرجه ذیل افعال کون سے ہیں؟ان کے مصادر، گردانیں اور ترجمہ لکھیے:

برانگیزد۔ می کوشید۔ سروده است۔ دعوت می کند۔ گرداند

۷۔ مرکّبِ اضافی اور توصیفی الگ الگ لکھیے:

راهِ آزادی۔ شعرِ او۔ مردمِ ستم زده۔ اسیرانِ استعمار۔ملّت افسرده۔

۸۔ واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے:

شاعر۔ سخن۔ آنان۔ صور۔ رگها۔ دیگران۔ اسیران۔ ملّت۔

☆☆☆

از خوابِ گران خیز!

اَی غنچهء خوابیده! چو نرگس، نگران خیز
کاشانهء ما رفت به تاراجِ غمان ' خیز
ازنالهء مرغ چمن، از بانگِ اَذان خیز
از گرمیِ هنگامهء آتش نَفَسان خیز

از خوابِ گران، خوابِ گران، خواب، گران خیز
از خوابِ گران خیز

خاوَر همه مانندِ غُبارِ سرِ راهی است
یک نالهء خاموش واثر باخته آهی است
هر ذرّهٔ این خاك ، گِرہ خُوردِہ نگاهی است
از هندو سمرقند و عراق وهَمِدان خیز

از خوابِ گران، خوابِ گران، خواب، گران خیز
از خوابِ گران خیز

ناموسِ اَزَل را تو اَمینی، تو اَمینی
دارایِ جهان را تو یَساری، تو یَمینی
اَی بندهٔ خاکی! تو زمانی، تو زمینی
صَهبایِ یقین در کش واز دیرِ گمان خیز

از خوابِ گران، خوابِ گران، خواب، گران خیز
از خوابِ گران خیز

فریادِ زِ اَفرنگ و دلآویزی اَفرنگ
فریاد زِ شیرینی و پرویزیِ اَفرنگ
عالم همه ویرانه زِ چنگیزی اَفرنگ
معمارِ حرم! باز به تعمیر جهان خیز

از خوابِ گران، خوابِ گران، خواب، گران خیز
از خوابِ گران خیز

(علامّہ اقبالؒ)

فرہنگ

خوابِ گراں	:	گہری نیند ۔
خیز	:	(خاستن: اُٹھنا۔ خیزد۔ خیز : فعلِ امر) اُٹھ!
خوابیدہ	:	(خوابیدن : سونا۔ اسم مفعول) سویاہُوا۔
نِگراں	:	دیکھنے والا، بینا (نگریستن، مصدر)
رفت بہ تاراج	:	(بہ تاراج رفت) برباد ہوگیا۔
غماں	:	(غم + اں) غم کی جمع ۔
آتش نفساں	:	شعلہ بیان اور دردِدل رکھنے والے لوگ ۔
خاور	:	مشرق ۔
اُثر باختہ	:	بے اُثر۔
گِرہ خوردہ	:	جسے گرہ لگی ہُوئی ہو۔
ناموسِ اَزَل	:	اللہ کی ازلی امانت ، دینِ اسلام ،منصبِ خلافتِ الٰہی۔
اَمینی	:	(امین + ی) تُواَمین ہے ۔
دارایِ جہاں	:	کائنات کامالک ، اللہ تعالیٰ ۔
یسارویمین	:	بایاں اور دایاں، مراد ہے دست و بازو خلیفۂ الٰہی ۔
صہبا	:	شراب ۔
درکشِ	:	(درکشیدن : چڑھانا ، پی جانا ۔ فعلِ امر) پی جا!
دَیر	:	بُت خانہ ۔
اَفرنگ	:	فرنگ ، انگریز ، انگلستان ، مغربی دُنیا ۔
دلآ ویزی	:	دلکشی ۔
شیرینی وپرویزی	:	ایران کی مشہور رُومانوی داستان خسرووشیرین فرہاد وشیرین کی تلمیح۔اس سے مراد محبوبیت اور حیلہ گری اور دغابازی ہے ۔
چنگیزی	:	چنگیز خان جیسا عمل ، ظلم وستم ۔
معمار	:	بنانے والا۔
باز	:	پھر، ایک بارپھر۔

☆☆☆

تمرین

۱۔ ہَدَفِ اقبالؒ ازاین منظومہ چیست؟

۲۔ چرااقبال شرق را " غمارِ سِر راھی " گفتہ است؟

۳۔ مقامِ بشردر نظرِ اقبال چیست ؟

۴۔ اقبال چرافرنگ رادوست ندارد ؟

۵۔ منظوراز " معمارِ حَرَم " کیست؟

۶۔ مندرجہ ذیل استعاروں کی وضاحت کیجیے : غنچۂ خوابیدہ ۔ نرگس ۔ مرغِ چمن ۔ دَیرِ گمان ۔ چنگیزی ۔

۷۔ سبق میں استعمال ہونے والے کن الفاظ میں " یائے مصدری " ہے اور کِن میں " یائے خطاب " الگ الگ لکھیے۔

۸۔ تیسرے بند میں استمال ہونے والے متضاد الفاظ الگ الگ لکھیے۔

کشمیروپاکستان

کشمیر منطقه ای است جنّت نظیر درشبه قارّه که آن را ایران صغیر"و "سویس آسیا" نیزمی گویند قطعاتِ سر سبز وشاداب ، منظره هایِ دلکش وجذّاب ، چشمه سارها وآبشارها یِ نغمه بار ، وادی هایِ گلپوش ورُود خانه هایِ پرخروش وکاخها وقصرهایِ دیدنیِ آن ، واقعاً آن راتفسیر شعرِ معروفِ زیر ساخته است:

اگر فردوس بر رُویِ زمین است

همین است وهمین است وهمین است

مُتأ سّفانه این فردوسِ رُویِ زمین، درپنجاه سالِ اخیر، بنابه عِلَلِ سیاسی به جهنّمی مُبدَّل شده است۔ مسلمانانِ آزادیخواهِ آنجا می سُوزند ومی سازند ۔ طُولانی ترین خطِّ مرزیِ کشمیر باپاکستان هم مَرزاست۔ پاکستان تقریباًهفت تاراهِ زمینی به کشمیر راتحتِ تصّرف دارد، درصُورتی که هندوستان برای وُرُودبه آن، فقط یك راهِ زمینی رادر اختیاردارد، کشمیر درنتیجۀ غلط بخشیِ فرماندارانِ انگلیسی ، برعکسِ همهء اُصُول ومقرّرات وقطعنامه هایِ مربوط به تجزیۀ شبه قاره ۔به هند وستان بخشیدِ ه شد۔ درنتیجهء یک نزاع مُداوِ م میانِ هند وستان وپاکستان به وُجودآمده است وآنها همواره باهمدیگر ورحالِ جنگ وستیزاند۔

کشمیر آن منطقۀ مظلومی است که همر اه باسا کنا نُش فروخته شده بود۔درطُولِ تاریخِ بَشری نظیر دیگری وجُودندارد که کشوری اینطوری خروخته شده باشد۔ علامه اقبالؒ دربارۀ همین خرید وفروشِ کشمیر وکشمیر یان فرموده است:

دهقان وکِشت وجُوی وخیابان فرو ختند

قومی فرو ختند وچه ارزن فروختند

کشمیر درحُدُ ودِ پنج قرن ، همیشه جُزوِ تفکیك ناپزیر پاکستان امروزی بوده است هیچکس حق نداردا‌ین فرزندِ دلبند رااز مادر مهربانش جُدا بکند۔ مُسلمانانِ کشمیر علیهِ این ظلم وعُدوان قیام کرده اند و جوانانِ کشمیری جانِ عزیزِ خودرا دارند نثارِ میهنشان می کنند ۔ نمی دانیم شبِ تاریك آنها ، رُویِ رُوزِ روشن راکَی می بیند و کشمیر کَی به پاکستان ملحق می شود!

(پروفسو رڈ کتر آفتاب اصغر)

فرہنگ

مَنطِقه : علاقہ۔

سویس : سوئٹزر لینڈ۔

آسیا : ایشیا۔

جذّاب : (جزب کننده) دلکش۔

نغمه بار : جس سے موسیقی برستی ہو۔

دیدنی : قابلِ دید۔ (دیدن+ی)۔

عِلَل : (عِلّت کی جمع) وجوہات، اسباب۔

مُبَدّل شده است : (مُبَدّل شدن: تبدیل ہونا ← ماضی قریب) تبدیل ہو گیا ہے۔

آزادیخواه : (آزادی+خواه) آزادی چاہنے والا۔

خطِّ مَرزی : باڈرلائن، سرحد۔

هم مَرز : جن کی سرحدیں ملتی ہوں۔

تحتِ تصرف : قبضے میں۔

درصورتی که : جب کہ۔

غلط بخشی : بے جابخشش۔

فرمانداران : حکاّم۔ (فرماندار کی جمع)۔

مقرّرات : ضابطے۔

قطعنامه : قرارداد

تجزیه : تقسیم۔

نزاع : جھگڑا۔

مُدَاوِم : دائمی۔

همواره : ہمیشہ۔

کِشت : کھیتی۔

جُزوِتفکیک ناپذیر : الگ نہ ہونے والا حصّہ، اٹوٹ انگ۔

عُدوان : ظلم وستم۔

قیام : بغاوت۔

تمرین

۱۔ کشمیر با کدام القابی معروف است؟

۲۔ وضعِ مسلمانانِ کشمیر چطور است؟

۳۔ پاکستان چند تاراهِ زمینی برای وُرُودِ به کشمیر را تحتِ تصّرف دارد؟

۴۔ نزاع مُداوِم میان هندوستان و پاکستان برای چیست؟

۵۔ کشمیریان چه می خواهند؟

۶۔ واحدسے جمع اور جمع سے واحد بنائیے:

منطقه - کاخها- مرز- ساکنان - جُزو -

۷۔ مندرجه افعال کون کون سے ہیں ؟ ان کی گردانیں ترجمے سمیت لکھیے:

می گویند- ساخته است - می بیند - فرموده است قیام کرده اند

۸۔ کشمیر کے بارے میں دس جملوں پر مشتمل فارسی مضمون لکھیے -

سائین سَہیلی سرکارؒ

بُزُرگترین عارفِ کشمیر آزادِ فعلی ،سیّد غلام محمّد شاه به لقبِ " سائین سَہیلی سرکارؒ "معروف است- چُون مُرید انَش رااغلب " سَہیلی" می گفت ، بَنا براین ، بِدین کلمهء مُلَقّب شد- کلمه "سائین "و" سرکار " رابه معنِی " آقا" به کارمی بَرَند وکلمهٔ" سَہیلی" به معنِی دُوست، درمیانِ زنان به کارمی رَوَد-

اَصلش از ساداتِ کاظمِی مُلتان بود- اَجدادش ازمُلتان به گجرات (پاکِستان) مُہاجَرت کردند- وی از محضرِ پدربزرگوارش ودیگر عُلَمای نامِی آن زمان کسبِ فیض کرد- وی درشانزده سالگی تحصیلاتِ خودرا به پایان رسانید - مُدّتی نگشت که پیرمردی رابه خواب دید که به وی فرمود:" من شمس الدّین هستم - فوری پیشِ من به " سیال " بیا! " آن پیر مردخواجه شمس الدّین سیالویؒ (سیال شریف - سرگودها)بود که ازبُزُرگترین مشائخِ چشتی نظامی ومرشد و مرادِ هزاران نفر بود- عُرفایی چون پیر سیّد حیدر شاهؒ(جلال پور- جہلم) خواجه محمّد معظّم الدّینؒ (معظم آباد- سرگودها) وپیر سیّد مہرعلی شاهؒ(گولڑا- اسلام آباد) از مُریدانِ وی بودند-

سیّد غلام محمّد شاه به زودی- به سیال شریف رسید وبه دستِ حضرت خواجه شمس الدّین سیالویؒ ببیعت کرده، به مُجاهده و ریاضت پرداخت- چون مراحلِ سُلوك رابا موفقیت پیمود، به خلافت مرشد مشرف گردید- وی نزدیك سی سال درجا های مختلف شهرستا نهایی چون راولپندی، حسن ابدال- هری پور، ایبت آباد، مانسهره و مظفر آباد(پایتخب کشمیر آزاد) ریاضتها کشید- ریاضت گاه های وی، درهمهء این شهر ها زیارتگاهِ مردم است-

وی در زندگی خودش در تمام مَنطقهِ مشهور شده بود-تعدادِ مریدانِ وی خیلی زیاداست که در پاکستان ،هندوستان، افغانستان وبعضی از کشور هایِ دیگر به سرمی بَرَند- مردم کشمیروی را ازهمه بیشتر دوست دارند وباوی ارادتِ ویژه ای می ورزند-

سائین سہیلی سرکارؒ رند سرمست ولی کاملاً پا یبندِ شریعت بود- اوشریعت وطریقت رایکی می دانست ومرید انش راهمیشه برایِ اطاعتِ شریعت توصیه می کرد- وی گوشه گیری را دُوست داشت وزیاد حرف نمی زد- یک حالت محویّت قلندرانه ای داشت- گاهی در آن حالتِ سُکر، ابیاتِ عارفانه به زبانِ پنجابی می سرود که زبان زدِ خاص وعام است-

علاوه برمردم عامّه، رؤ سایِ آن نواحی، حتّی مہاراجه کمشیر هم به خانقاهش رفتوآمد داشت- رفتارِ وی باهمهء مراجعین یکسان بود- اگر کسی هدیه ای می کرد، فوری به دیگران می داد-

گویند که قبل از رِحلتش خیلی خوشحال بُود وبه یاران می گفت:"دیگر وقتِ رفتن نزدیك شده است." سر انجام در ۲۰ ژانویه ۱۹۰۰م در مظفر آباد در گذشت. آرامگاهش در آنجا زیارتگاهِ ارادتمندان است-

(دکتر غلام معین الدین نظامی)

فرہنگ

کشمیر آزادِ فعلی	:	موجودہ آزاد کشمیر۔
اَغلب	:	زیادہ تر۔
نامی	:	مشہور۔
مراد	:	پیرومرشد۔
مَجاهده وریاضت	:	زہد وعبادت وریاضت۔
موفقّیت	:	کامیابی۔
توصیه	:	تاکید،سفارش۔
حالتِ محویّت	:	جذب ومستی کی کیفیت۔
سُکر	:	سرمستی ومدہوشی۔
رفتار	:	سلوک، رویّہ۔
مراجعین	:	رجوع کرنے والے (مراجع کی جمع)۔
سرانجام	:	آخر کار۔

تمرین

۱۔ معنی کلمۂ "سهیلی" چیست؟

۲۔ سائین سهیلی سرکارؒ مُرید ہ بود؟

۳۔ وی به چه زبان شعر می سرود؟

۴۔ وی قبل ازرحلتش به مردم چه می گُفت؟

۵۔ آرامگاهِ وی در کجاست؟

۶۔ سبق میں استعمال ہونے والے مرکّبِ اضافی اور توصیفی الگ الگ لکھیے۔

۷۔ مندرجه ذیل افعال کون سے ہیں۔ان کی گردانیں مع ترجمہ لکھیے:

به کارمی رَوَد۔ به پایان رسانید۔ پیمود۔ می دانست۔ در گذشت۔

۸۔ مندرجه ذیل حُرُوف کو جملوں میں استعمال کیجیے:

از، در، به، چون، ولی

☆☆☆

دربیمارِ ستان

ساعتِ هشتِ صُبح، هَمِه سرِ میزِ صُبحانهِ نشسته بُودند۔ سعید تا کنون بیدار نَشُدِه بود۔ مادرِ روی نوید رافرستادتا برادرش رابیدار کُند۔ بعد از چند دقیقه، سعید واردِ اتاقِ غذا خوری شد۔ خیلی خستِۂ و کُوفتۂ به نظرمی رسید۔

سعید:"صبح شما بخیر، مادرِ جان!"

خانمِ حمید: "سلامت باشیداجانم امروز چرا به دیر بیدار شُدید؟"

سعید: "حالم خوب نیست۔ دیشب اصلاً خوابَم نَبُرد۔"

خانم حمید: (بهِ هَمَسرش) "آقا! بہتر است او رافوری به بیمار ستان بِبَرید۔"

آقایِ حمید:"چشم!یك كمی صبحانهِ میل بفر مایید، بعد می رَویم۔"نیم ساعت دیگر،سعید وپدرش، به بیمارستان، پیشِ دُکتر رسیدند۔

دُکتر:"بفرمایید آقا، چه ناراحتی دارید؟"

سعید: "آقایِ دُکتر! دیشب سُرفه داشتم۔ تبِ شدید هم بود۔ سرو گلو وسینه ام نیز دردمی کُند۔"

دُکتر: "لُطفاً کُتِ خودِ تان را در بیا ورید و رُویِ تختخواب دِراز بکشید!"

سعید:"خیلی خوب،قربان۔"

دُکتر: (درحالِ معاینهء سینه)"ناراحتي قلب که نداشتید؟"

سعید:"نخیر آقا!"

دُکتر: (پس از امتحانِ فشارِ خون)"اصلاً نگران نبا شید۔ شما فقط سر ما خورد گی داریدوهمه ئناراحتیهایِ تان در نتیجهء آن است۔همین الآن یک آمپولی به شما می زنم۔(آمپول می زَنَد، نُسخهِ ای می نویسدومی گوید)این نُسخهِ رابگیرید۔ داروها را از دارو خانۂ بیمار ستان بخرید۔"

آقا حمید:"خیلی ممنون آقایِ دُکتر، خدا حافظ شما!"

دُکتر: "به سلامت، آقایِ سعید اِن شاء الله به زودی بهبود می یا بید۔ اصلاً نگران نبا شید! خدا نگہدارِ شما!"

(دکتر غلام معین الدین نظامی)

فرہنگ

بیمار ستان	:	ہسپتال۔
صُبحانهِ	:	ناشتہ۔
تاکنون	:	اَب تک
اُتاقِ غذا خوری	:	ڈائننگ رُوم، کھانے کا کمرہ۔
خستهِ و کُوفتهِ	:	تھکا ہارا۔
به نظرمی رسید	:	دکھائی دے رہا تھا۔
دیشب	:	(دی+شب) گزشتہ رات۔
اصلاً	:	بالکل،مکمّل طور پر۔
خوابَم نَبرُود	:	مجھے نیند نہیں آئی۔
یك كمی	:	تھوڑا سا، کچھ
صُبحانهِ میل بفر مایید	:	ناشتہ کرلیجیے۔
ناراحتی	:	تکلیف،بیماری
سُرفه	:	کھانسی۔
کُت	:	کوٹ(مُفَرّس لفظ ہے)
دربیاورید	:	(در آوَردن:اتارنا ← فعل امر)اُتاریے۔
ناراحتیِ قلب	:	دل کی تکلیف۔
فشارِ خون	:	خون کا دباؤ ،بلڈ پریشر۔
سرما خوردگی	:	نزله وزکام
هیمن الآن	:	ابھی،اسی وقت
آمپول	:	انجکشن۔
آمپول زدن	:	انجکشن دینا،لگانا۔
داروها	:	دوائیں۔
داروخانه	:	میڈیکل سٹور۔
به زودی	:	جلد ہی۔
بهبود	:	بہتری،افاقہ،آرام
نگهدار	:	محافظ،حفاظت کرنے والا۔

تمرین

۱- چرا سعید به دیر بیدار شد؟

۲- سعید به مادرش چه گفت؟

۳- به نظرِ دُکتر، وی چه مُرَضی داشت؟

۴- آیا دُکتر به وی آمپول زدِه بود؟

۵- آنها داروهارا از کُجا خریدند؟

۶- مندرجه ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے۔

دقیقه- سرفه- قلب- تختخواب- بهبود-

۷- سبق میں استعمال ہونے والے افعال امر الگ لکھیے۔

۸- مندرجه ذیل جملوں کا فارسی ترجمه کیجیے:

۱- وہ ابھی نہیں جاگے ہیں۔

۲- کیا آپ بیمار ہیں؟

۳- نہیں ہم ہسپتال نہیں جائیں گے۔

۴- ڈاکٹر صاحب، ازراہ کرم میرا بلڈ پریشر چیک کرلیجیے

۵- پریشان نہ ہوں۔ آپ ٹھیک ہو جائیں گے۔

☆☆☆

دَر گذُر گاہِ جہان

دُنیا گذُر گاہی است

آغازوپایان ناپدیدار

راهی ، ناهموار

دراین گذُر گاه

کارِتو پیوستن به اُردو گاهِ خُوبی

کارِتودل بَستن به زیبایی

کارِتو گوهر ساختن ازسنگِ خاراست ـ

کارِتو پیکار

باتیرگی هاست ـ

کارِتو بهتر بُودن از دیروز ـ

کارِ تو شیرین کردنِ فرداست.

(فریدون مشیری)

فرہنگ

ناپدیدار	:	(نا+پدید+ار) غیرواضح ، مُبہم-
پیوستن	:	مِلنا۔(مضارع: پیوندد)
اردو گاہ	:	(اُردو+گاہ) لشکر گاہ ، فوجی کیمپ-
خوبی	:	اچّھائی ، نیکی -
دِل بَستن	:	دِل لگانا-
زیبایی	:	خوبصورتی، حُسن-
سنگِ خارا	:	سخت پتّھر-
پیکار	:	جنگ وجدل -
تیرگی	:	اندھیرا-

تمرین

۱- دُنیا چیست؟

۲- آغاز و پایانِ دُنیا چطوراست؟

۳- دراین دُنیا کار توچیست؟

۴- کارِ تودل بستن به چه چیزهاست؟

۵- کارِ تو پیکار باچه چیزاست؟

۶- نظم میں استعمال ہونے والے متضاد الفاظ الگ لکھیے۔

۷- پہلے تین مصرعوں کونثری جُملے کی صورت میں لکھیے۔

۸- "گزُرگاھی" اور "خوبی" کی "ی" میں کیا فرق ہے ؟

☆☆☆

نمبروں کی تقسیم

بارھویں جماعت

تعلیمی سیشن 2006-2004

(انشائی) کل نمبر60

حصّہ اول

سوال نمبر ۱	سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔	(20)

حصّہ دوم

سوال نمبر۲	پیرا گراف کا با محاورہ اُردو ترجمہ متن اور مصنف کا حوالہ بھی دیجئے	(15)
سوال نمبر۳	اشعار کا ترجمہ اور تشریح	(10)
سوال نمبر ۴	شاعر/مصنف کے حالات اور ادبی خدمات پر نوٹ	(05)
سوال نمبر۵	فارسی میں مضمون لکھیں	(10)

(معروضی) کل نمبر40

سوال نمبر۶	درست جواب پر نشان(✓) لگائیے	(15)
سوال نمبر۷	فقرات میں دی گئی خالی جگہ پُر کریں	(15)
سوال نمبر۸	سوالات کے فارسی میں جوابات لکھیئے	(05)
سوال نمبر۹	فارسی میں ترجمہ کریں	(05)

☆☆☆

کھانے پینے کی اشیا کو ڈھانپ کر رکھنا چاہیے۔

صفائی کے بغیر اچھی صحت ممکن نہیں، اپنے گھر اور ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ منظور شُدہ نصاب کے مطابق معیاری اور سستی کُتب مُہیا کرتا ہے۔ اگر ان کُتب میں کوئی تصوّر وضاحت طلب ہو، متن اور اِملاء وغیرہ میں کوئی غلطی ہو تو گزارش ہے کہ اپنی آراء سے آگاہ فرمائیں۔ ادارہ آپ کا شکر گزار ہو گا۔

مینجنگ ڈائریکٹر

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ

21-ای-II، گلبرگ-III، لاہور۔

فیکس نمبر: 042-99230679

ای میل: chairman@ptb.gop.pk

ویب سائٹ: www.ptb.gop.pk

Printed by: UBC Convertec (Pvt) Ltd. www.ubcconvertec.com

Designed by: ART CELL PCTB